ما شاء الله کان وما لم یشا لم یکن

از تصنیفات عالم العامل و فاضل الکامل جامع ...

صدر و تفضلات ذات شناسی محیط انوار الٰہی

ماہر دقائق فروع و اصول واقف حقائق

منقول و معقول جناب مولوی حاجی محمد فضل ...

مرحوم مغفور ...

مولود منظوم مع قصائد فارسی و اردو

حسب خواہش فرمایش

ریاست علی خان بہادر المخاطب بہ رفیق یار الدولہ

بہادر خلف الصدق نواب امیر نواز الدولہ مرحوم

و معمورہ رسالہ ... محمد یحییٰ گورہ محلات

بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد و صانہا اللہ عن الشر

والفساد بتاریخ ۲۹ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۲

بکار الطبع سرکار عالی باہتمام محمد مسیح الزمان طبع شد

مع لفظ حمد ہی زیب زبان
گر نبیؐ احمد ہے احمد کا نام
حمد کا دیکھو ہے سے عالیمقام
یا کہ وہ محمود ہو جسکا مقام
حمد کو جانے ہی سمجھے بالتمام
حمد ہی وصف جمال ذوالجلال
حمد ہی مخصوص ذات باکمال

وصف معنی کی شیرین ذوق جان
پرمذاق جان جان کچھ اور ہے
اور ہی کچھ وان نرالا طور ہے
حمد ہی اول ظہورات وجود
اول امواج دریای شہود
حمد سے حامد ہوا احمد ہو گیا
پھر وہی احمد محمدؐ ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے لائق وہی معبود ہے — جو کہ ہر حامد کا وہ محمود ہے
آدمی یا جنّ یا حور و ملک — یا زمین یا عرش و کرسی یا فلک
یا کہ حیوان یا کہ معدِن یا نبات — کائناتِ جود جملہ کائنات
روح و جسم و آب و آتش باد و خاک — الغرض جو ہی سمک سی تا سماک
سبکو اوسکے حمد کی تسبیح ہے — یہ کلام اللہ مین تصریح ہے
پر یہ سب حمدین ازل سی تا ابد — جمع ہو کر ہون جو معروض عدد
ایک قطرہ بحر بے پایانسے ہین — ذرّہ بی تعداد ریگستانسے ہین
حمد بیحد کیونکہ ہو محدود سے — ہیچ عدد قاصر یہان معدود سے
طی جبہی یہ وادئے مقصود ہو — کہ وہی حامد وہی محمود ہو

[illegible]

یہ امام الاولیا مشکل کشا | نائب پیغمبر و شیر خدا

ہے بخاری مین کہ فرماتے ہین یون | حدثوا الناس بما ہم یعرفون

اور عبداللہ بن مسعود کا | یہ مقولہ نقل مسلم نے کیا

تو نہ کہا ایسے حدیثین قوم سے | جو عقول سامعان سی ہو پرے

اور کیا ایسا تو بس بیجا کیا | کیونکہ بعضونکی لئے فتنہ اوٹھا

بوہریرہ نے کہا ہے واشگاف | ہے بخاری مین یہ دیکھو صاف صاف

علم دو پہونچے پیمبر سے مجھے | ایک جو تم مین سے چاہی مجھسی لے

دوسرا گر کرون کچھ ذکر بہی | کاٹ ڈالو تم گلا میرا ابہی

پیشوا اونکا یہان جب ہی یہ قال | مین کرون کسطرح سے پہر کشف حال

عشق گو سوز شمین کہتا ہے بجوش | پر ادب چپکے سی کہتا ہی خموش

ہین طریقت کے یہ دو رکن رکین | اہل ظاہر اسمین سمجھی بغض و کین

عشق کو سمجھی کہ ہے ضد ادب | رہگئی محروم اس دہوکی مین سب

عشق مین ہوتا نہین ہرگز ادب | بے ادب کے عشق ہو ہے کس عجب

۳

ہے ادب بھی عشق مین گفتار لب
اے سخن کلام ہے جو لا زبان
دیکھ ہیہات آ گیا بیان
صاحب پیغمبر اوس زبان اونکی ہے
کلام پیغمبر ہے نا بل مقصود ہے
ہے جو بکریوں اوکو چھوڑا جانا ہے
مختصر سا کچھ تو کہ اسمین کلام
بر خلاف مای ... عاشقان
حسب حال فہم و عقل سامعان
یہ ادا کرتی ہین آپ اب زبان

نہ مخفی تہا وہ سے نور اتم
جب رکہا وحدت نی کثرت مین قدم
ایک نور اوس نور سی پیدا ہوا
مرتبہ اول وہ کثرت کا ہوا
ہے ظہور اول نور قدم
ہے وہ ذات ثانی ذات کریم
ہے وہ تفصیل کیون سر ذات
ہے وہ اجمال بروز ممکنات
پس محمد اس حقیقت کا ہے نام
ہے ازل سے تا ابد اوس پر سلام
ہے وہ مظہر اوسے ہر کام ہے
ہے کمی طلب وہ اوسے انعام ہے
ہے جہی سے محرم اسرار ہے
ہے جہی سے مبسوط انوار ہے

وہ نبی تھا جب نہ تھا آدم کا نشان | سب کمالات اوسکو حاصل تھی وہان
یہ حقیقت خاص ہے اونکی لئے | یہ فضیلت خاص ہے اونکی لئے
اس حقیقت ہی سے ہی یہ امتیاز | اونکو سب عالم سے ہی بندہ نواز
ہے حقیقی یہ حقیقت بالیقین | اہل دین کو اسمین بیشک اصلا نہین
ہے سفاہت اوسکو ٹہرانا مجاز | کیونکہ پہر رہتا نہین کچھ امتیاز
علم حق مین ہر نبی معلوم تھا | بلکہ ہر محمود و ہر مذموم تھا
گر یہی ہوتا تو کیا اعزاز تھا | خاص احمد کا یہ کیا اعجاز تھا
یہ حقیقت فی الحقیقت ہی عیان | ہر روایات صحاح صادقان
گر سمجھ سکتا نہین تو اے عزیز | ہے ترا یہ نقص ادراک و تمیز
ہر نہ سمجھے جسکو تو اے بیکمال | اسکو کھدیوی کہ ہی یہ تو محال
ہے یہی جہل مرکب کا نشان | کیونکہ لاکھون چیز ہین ہی بیگمان
کہ تو اونکو جانتا مطلق نہین | سکو تو کھدے کہ کوئی حق نہین
ہے حقائق کا سمجھنا بالعموم | اصعب انواع و اصناف علوم

تہا مقام واحدیت مین قیام
تہا احد واحد مین کچھ راز و نیاز
پہر اسے ہی سلسلہ جاری کیا
خالق اکبر نے موجودات کا
کیا فلک کیا عرش و کرسی کیا زمین
روح و جسم و اولین و آخرین

بل ابو العالم حقیقت مین ہی وہ
ہے ابو الآبای جملہ کائنات
گو بصورت فرد اک انسانکا ہی
اور جو یہ ابن عبد اللہ تھے
سال چہلم مین ہوے آکر نبی
کین غزائین کافرون پر چند سال
ہے حقیقت یہ بھی صوری ہی مگر
بلکہ ہے ہر فرد ممکن کے لئے
اس حقیقت ہی سی ہی موت حیات
لیکہ ہے ہر ایک کی یہ ایک ہی
اور جناب سیدؐ ابرار کے
وہ حقیقت مظہر اعجاز ہے
اس حقیقت سے نہ تھی جسکو خبر

بعض عالم گرچہ صورت مین ہی وہ
منشاء انشاے جملہ کائنات
جنس عالے عالم امکان کا ہی
آمنہ کے بطن سے پیدا ہوے
اور ہجرت بعد ازان مکے سے کی
پھر مدینے مین ہوا اونکا وصال
ہے مبارک اسمین ہر فرد بشر
گو طریقے مین جدی ہر نوعکے
اور اسی سے ہی حدوث کائنات
سچ وہی صوری وہی ہے معنوی
اک حقیقت اور ہے اوسکی بڑی
اور اسی مین سب سے وہ ممتاز ہے
کہ اوسیٹے وہ اشقیا انت بشر

٥

قطع کر اب اس حقیقت سے کلام
اس حقیقت مین جو صوری ہی بنام
جسکو شرکت نوع انسان مین ہے

گر تواضع سے اکابر نے کہا | اپنی نسبت حرف کچھ تحقیر کا
ہے یہ کہنا آپ کا اونکو کمال | تو کہی ویسا تو ہی تجہپر وبال
دیکھلے تو حال اپنا اے فقیر | جب بحاجت جاوی ہے پیش امیر
آپکو کیا کیا نہ کچھ کہتا ہے وان | مین کہون تجکو تو کیا لذت بجان
انبیا کے مرتبون کا ذکر کیا | اولیا کا مرتبہ بہی ہے بڑا
اولیا سے بہی خیال ہمسری | ہے کمال گمرہی و کافری
من چگویم حال این اہل ضلال | پیش ازین فرمودہ مولانا جلال
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد | کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد
اشقیا را دیدۂ بینا نبود | نیک و بد در دیدشان یکسان نمود
ہمسری با انبیا برداشتند | اولیا را ہمچو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشر ایشان بشر | ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور
این ندانستند ایشان از عمی | ہست فرقے درمیان بی منتہی
ہر دو گون زنبور خوردند از یک محل | لیک زین شد نیش وزان دیگر عسل

ہر دو گون آہو گیا خوردند و آب | زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب
ہر دو نی خوردند از یک آبخور | آن یکی خالی و این پر از شکر
صد ہزاران این چنین اشباہ بین | فرقشان ہفتاد سالہ راہ بین
این خورد گردد پلیدی زو جدا | وان خورد گردد ہمہ نور خدا
این خورد زاید ہمہ بخل و حسد | وان خورد زاید ہمہ نور احد
این زمین پاک وان شورست و بد | این فرشتہ پاک وان دیوست و دد
اب بیان مولد خیر البشر | کچھ مین لکھتا ہون نہایت مختصر

6

[illegible]

حق نے جب آدم کو پیغمبر کیا ۔ عہد یہ حق محمد میں لیا

گر وہ ہو مبعوث اور تو زندہ ہو ۔ بالضرور ایمان اوس پر لائیو

بعد آدم بھی جو پیغمبر ہوا ۔ سلسلہ یہ عہد کا جاری رہا

پس محمد ہیں نبیئے الانبیا ۔ حشر کو ہونگے سبھی تحت اللوا

اور ہوی سب مسجد اقصی میں بھی ۔ اوس امام الانبیا کے مقتدی

اس روایت میں جو کچھ میں نے کہا ۔ قسطلانی نے مواہب میں لکھا

ہے یہ طبرانی اور حاکم نے کی ۔ یہ روایت حضرت فاروق کی

جبکہ آدم سے ہوئے سرزد خطا ۔ مانگے آدم نے خدا سے یہ دعا

واسطے حق محمد کے مجھے ۔ اے خدا میری خطا تو بخشدے

پس وہیں آیا یہ حکم ذوالجلال ۔ جب کیا حق نے محمد سے سوال

میں نے ای آدم جبھی بخشا تجھے ۔ واسطہ اچھا ہم پہونچا ہے تجھے

اور ہوتا قصد احمد گر مجھے ۔ آدما پیدا نکرتا میں تجھے

تو محمد کے وسیلے سے اگر ۔ مانگتا ہمسے شفاعت بو البشر

حج مین اوسنی پیٹہ سے اپنی سنی | صاف صاف آواز لبیک بہی
مدرکہ کو پہر خزیمہ کو ملا | پہر کنانہ نضر و مالک مین گیا
پہر گیا تا فہر و غالب بس وہ نور | پہر لوی مین آہوا اوسکا ظہور
بعد اوسکے کعب جب پیدا ہوا | یوم جمعہ اجتماع اوسنی کیا
جمع ہوتے اوسکی پاس او سنکر عرب | خطبہ وہ اونکو سناتا تہا عجب
اور یہ کہتا تہا کہ ختم المرسلان | جلد اب مبعوث ہونگی یہان
یہ بہی وہ کہتا کہ ہونگے وہ جناب | میری ہی اولاد سے بے ارتیاب
اور یہ کہتا تہا جو تم مین سے پائے | ہے یہی واجب کہ ایمان اونپہ لائے
یاد احمد مین بہت اشعار شوق | اوس سے مروی ہین بہت از ذوق و شوق
بعد ازان ہتی مرہ بعد اوسکی حکیم | پہر قصی تہی حامل نور نسیم
پہر مغیرہ بعد ازان عبد مناف | بعد ازان ہاشم مین تہا وہ نور صاف
آیا عبد المطلب مین پہر وہ نور | جس سے تہا علوی و سفلی کا ظہور
شیبہ عبد المطلب کا نام تہا | وجہ عبد المطلب مین ہے لکہا

اس سے ثابت ہے کہ لفظ عبد کا
معنے مملوک و عابد کے سوا
اور علاقہ مین بہی استعمال ہے
اور معنوں مین بہی استعمال ہے
نام اب رکہتی ہین جو عبد النبی
مشرک کہتے ہین کہ ہے بعض شقی
منع کرنا ہے سفاہت کے سبب
نام شیبہ ہے کہ ہوا اون منقلب
یون ہوا سے مشہور عبد المطلب
[illegible]

[illegible]

شرع مین بھی بلکہ یہ جاری تھا
ہے لعین جو عبد ہے دینار کا
ہے بخاری مین کہا عباس نے
جب پیمبر پر مرض غالب ہوا
الغرض عبد الرسول عبد النبی
تو اگر یہ اگلے کتابون مین بھی تھا
تھے جو مکہ اور مدینے کے امام
تھے جو عالم روم سے لے تا عراق
شامل ان سب کے ہوی تھی اجہول
بعد اجماع ان جمیع ابرار کے
ایک مسئلہ یہ بھی تھا اس خبث کا
دوست زر کا عبد درہم کا ہوا
اوس سے بڑھ کر ہو نبی کے دوستی

ترمذی مین ہے کہ حضرت نے کہا
عبد درہم جو ہے وہ ملعون ہوا
شیر یزدان حیدر کرار نے
ہوگا تو بعد از ثلاث عبد العصا
نام رکھنے مین نہین ہے کچھ بدی
اب عرب مین ردّ وہابی ہوا
بلکہ سب عالم مین سے تا بشام
سب نے بس اسپر کیا تھا اتفاق
مقتدای کل عمر عبد الرسول
حکم ہوا تھا قتل کا اشرار کے
سب کے سب نے جائز و حسن کہا
عبد دینار اوسکو حضرت نے کہا
جسکو وہ کیونکر نہو عبد النبی

9

ایک دن جب تھا جوان وہ ہو گیا
تھا حطیم کعبہ مین وہ سو گیا
جاگ کر دیکھا تماشا ایک عجیب
پہنے ہے وہ ایک حلہ سرخ زیب
بیش قیمت پر تکلف خوشنما
حلہ تھا سے دنیوی سے تھا جدا
اور بدن تھا عطر مین ڈوبا ہوا
دونو آنکھون مین ہی ہے سرمہ لگا
دیکھ یہ حالت پریشان ہو گئے
دیکھتے واسطے ہی حیران ہو گئے
کاہنون سے جا کہا ماجرا
کاہنون نے یون جواب اوسکا دیا
وہ بہ جنات و بنات کا کام ہے
یہ اہل آسمان کا کام ہے

دیکھ عبد المطلب یہ ماجرا
مجمع حضار سے یہ کہہ اوٹھا
ہوگیا گویا چراغان بلد تمام
اوس مین ایسا ہوگیا بیت الحرام
روشنی اوس کی ہوگئی سب تا بقا
دور مین آیا ہے جو اونکی شعاع
اوسکے دادا کی جو پیشانی جبین
ناگہان وہ نور ختم المرسلین

کوئی دم مین یہ عدو برباد ہے
فتح کی تم کو مبارکباد ہے
لیکے سب بسم اللہ پہر چلو
اپنے اپنے کام مین مشغول ہو
مین قسم کہاتا ہون اللہ کی
دور مین آیا ہے جب نور نبی

۱۰

کر دیا ہے اوسنے سامان نکاح — دیدیا ہے اوسنے فرمان نکاح
جلد کرنا چاہیے اسکا نکاح — اسمین ہوگے ساری عالم کو فلاح
بس اوسیدن ہوگئی وہ کتخدا — کیونکہ سامان کرچکا تھا خود خدا
خوب اسی ثابت کیا حفاظ نے — بوی مشک آتی تھی اونکے جسم سے
اور چمک نور رسول اللہ کی — خوب ہی تھی اونکی پیشانیمین تہی
قحط سے جب تنگ ہو جاتا تھا عیش — کوہ پر لیجاکے اونکو سب قریش
اول اونکو وہ اسطرہ گرد اسکے — پھر خدا سے بہی دعائین مانگتے
برکت نور محمد سے خدا — منہ کو برساتا تھا فورا دھڑا
ابرہہ ملک یمن کا بادشاہ — آیا جب مکے کو با فوج و سپاہ
ساتھ مین لایا تھا ایک انبوہ فیل — پھر بدم خانۂ رب جلیل
جبکہ عبد المطلب نے یہ سنا — سارے اہل مکہ کو اکٹھا کیا
اک پہاڑی پر جو اس جانب کعبے تھی — مجتمع جاکر ہوی وان سب جری
سب کے سب اون رنج مین مشغول تھے — جنگ کے تدبیر مین مشغول تھے

یعنی کانپا تہرتہرا کر گر پڑا — کپکپایا گڑگڑایا غش ہوا

گائی وقت ذبح ہی حیوان تڑپے — بولتا تہا ویسی ہی بس وہ جرے

پہر جب آیا ہوش مین سجدے کئے — اوسنے عبد المطلب کے سامنے

الغرض ایسے وقائع دیکہ کر — تہا نہ عبد المطلب کو کچہ خطر

خود گئے وہ ابرہہ کے پاس ہے — اوسنے گہبرا کر بڑی تعظیم کی

ایک ہاتہی تہا سفید اوسکے یہان — اور ساری ہاتہیونسے تہا کلان

ابرہہ کو سجدہ کرتے تہے سبہی — ایک یہی سجدہ نہ کرتا تہا کبہی

اوسکو منگوایا دکہانے کے لئے — اوسنی عبد المطلب کو دیکہ کے

مثل اشتر بیٹہ کر سجدہ کیا — پہر خدا نے اوسکو یون گویا کیا

کہ کہا اوسنے سلام اوس نور پر — وہ جو اونکی پیٹہ مین تہا مستتر

اور باقی ابرہہ کا ماجرا — جانتا ہے ہر کوئی چہوٹا بڑا

بعد عبد المطلب کے جب وہ نور — آیا عبد اللہ مین ظاہر ظہور

ایکدن وہ ساتہ اپنے باپ کے — شہر کے باہر سے آندر آتی تہے

تہا جو جو لطف رب العلمین
پس اوسیدن حاملہ ہی ہوگئین
پہر گزرا اوسدن جو عبد اللہ کا
کدوالی عورتون پر ہو گیا
کی کچہ اک نفرت سی عبد اللہ سے
اور کہا اب تم ہمین ہو کام کے

بس یہ سمجہو تہا خدا کا اہتمام
کیا ظہور اوسکی غضب مین تہا وجہ تمام
اور غوغا تہا پری جن دیو مین
شور رہتا اک عالم ملکوت مین
از زمین تا آسمان دہومین مچین
الغرض جب آمنہ حاملہ ہوئین
جنکی قسمت مین تہا سوا اوسکو ملا
تہا جو مقصد یعنی حمل اوس نور کا

حکم یہ ہوتا تہا حکم ذوالجلال — رہ نجاوی کوئی تزئین دیتا ل

ہوں معطر سب جوامع قدس کے — ہوں منور سب مجامع قدس کے

اور صوفیہ ملایک کے سلئے — جنکے رتبے ہیں تقرب میں بڑے

اب مقام باصفا کے قرب میں — صاف صاف اک تخت سجادی بچھیں

حکم رضوان خازن جنات کو — یوں ہوا فردوس کو اب کھولدو

تہی بحمل شفیع المذنبین — بج گئی اسمان سے تا زمین

اس گھڑی دنیا میں تہی جو بادشاہ — تخت سبکے گر پڑے بی اشتباہ

بت جو تہے دنیا میں اوندہے ہوگئے — کفر کے ارکان ڈہیلے ہوگئے

ہوگیا باران رحمت کا نزول — اور سب عالم کو ہوا اوسکا شمول

قحط سی جسم زمین جو عور تہا — خلعت اوسکو سبز حلوں کا ملا

جس شجر پر تہا نہ نام برگ و بار — ہوگیا برگ و شجر کا اوسپہ بار

لطف عام ایسا فراغت کا ہوا — تام تہر اسال فتح اوس ماہ کا

تہی جو چوپاے قریشوں کی تمام — سب کیسی یوں کیا اوس دم کلام

١٣

بے پدر ہے یہ بہی تیرا صغیر ‏ ‏ حق نے فرمایا مین ہون اوسکا نصیر

نو مہینے جبکہ پورے ہو گئے ‏ ‏ اور ایام ولادت آ گئے

یون ملایک سے کہا حق نے خطاب ‏ ‏ کہولدو ہین آسمانونکے جو باب

کہل گئے ابواب جنات نعیم ‏ ‏ دیدیا سورج کو اک نور عظیم

اور ہوا حکم خدا اس سال مین ‏ ‏ عورتین جتنے جنین سب نر جنین

اتنے اس حال مین کہتی ہین یہ ‏ ‏ جب ہوا آغاز مجبور درد زہ

اور اصلا کچہ خبر اس حال کی ‏ ‏ علم مین میرے کسیکو بہی نہ تہی

طوف کعبے مین تہے عبد المطلب ‏ ‏ تہی مین تنہا گہر کے اندر مضطرب

ناگہان اک طایر ابیض اوڑا ‏ ‏ اوسکا بازو میری دل کو چہو گیا

بس وہین جاتا رہا جو کچہ کہ تہا ‏ ‏ رعب تہا یا درد تہا یا رنج تہا

ایک پیالہ شربت خوشرنگ تہا ‏ ‏ مینی وہان پایا سو اوسکو پی لیا

دیکہتی کیا ہون کہ مین کچہ بیان ‏ ‏ میری کرتی ہین وہ خاطر داریان

دیکہکر اونکو بہت گہبرائی مین ‏ ‏ کون ہین یہ اور کہان سے آئی ہین

السلام ای سنگ کرد تسبیح خداوند لطیف

السلام ای سوسمار گشته ... کرد اندر مجلس عالم کلام

السلام ای تاج عزت بر سرت

السلام ای فیض و احسان ...

السلام ای ... آسمان ...

السلام ای سجده آورده درخت ...

السلام ای ...

ہو وہی فوقیت جسے ہر اک پر	اب وہ فوق المنتہی پیدا ہوئے
شکر ہمت عاصیو تمہکے واسطے	شافع روز جزا پیدا ہوئے

سلام

السلام رحمت للعالمین — السلام اے سرور دنیا و دین

السلام ای مظہر ستر خدا — السلام ای ہادی راہ ہدیٰ

السلام ای واقف اسرار کل — السلام ای سرور شاہ رسل

السلام ای پیشوای انبیا — السلام ای مقتدای اصفیا

السلام ... [illegible] — [illegible]

السلام ای ... [illegible] — ... شہادت السلام

السلام ای ... [illegible] — السلام ای مسکنت دار اسلام

السلام ... [illegible] — اول ما ... دریای وجود

السلام ای ... [illegible] ذات — السلام ای سالخ ... صفات

السلام ای آب کوثر را قسیم — السلام اے ملک تو دار النعیم

۱۴۰

السلام ای ... السلام

السلام ای کان نعمت اسلام

السلام ای ...

السلام ای ...

السلام ای ...

السلام ای ... صدق و صفا

السلام اے ...

السلام ای حب تو ایمان من | السلام اے ورد تو دربان من

السلام ای آستانت جای من | السلام ای درگہت ماوای من

السلام اے روح روح عاشقان | السلام ای راحت دلدادگان

السلام اے صاحب عز و علا | السلام ای صاحب تاج و لوا

السلام اے خاص رب العالمین | السلام ای مہبط روح الامین

السلام ای مرتضے ای مصطفے | السلام ای مقتفی ای مجتبے

السلام ای پیروت محبوب حق | السلام ای مرضیت مطلوب حق

السلام ای دوستانت در نعیم | السلام ای دشمنانت در جحیم

من کجا و مدح اوصافت کجا | بس بود مداح اوصافت خدا

عاجز و بیچارہ و درماندہ ام | جز بہ لطف تو نباشد چارہ ام

شوق دیدار تو دارم سر بسر | سوی من بہر خدا کن یک نظر

گشتہ ام در رنج ہجرت مبتلا | جز جمالت نیست دردم را شفا

زہر ہجرت میکند کارم تمام | گر نبخشی شربت وصل اے ہمام

تب ہوئے پیدا رسول اللہ جب
دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ
اور اوٹھایا سر کو بہر سوی آسمان
وقت ولادت کے عجائب کا بیان
ایک دریاء عظیم بیکران
بلکہ یکدم از ولادت تا وفات
نہ خالی از ظہور خارقات

بلکہ ہر بے گاہ جو کچھ حال ہے
اور یہ سب معلوم بالاجمال ہے
تا بہ آدم انبیاء و اولیا
نام احمد سبکا تھا حاجت روا
اور تصرف زادہ کچھ ازم آگے
بالتواتر نقل میں آیا جمہور سے
جو کوئی حبسا سلسلہ
حصر کی طاقت نہیں اوسکا

ہین کتابین خاص خاص اسباب مین
کر کوئی نجدی کرے اوسمین کلام
ہے مواہب مین بہی اسکا اہتمام
اوسمین حال اول سے ہی تہا انتہا
اور مواہب مین حوالہ ہے دوسرا
غیر نجدی باکہ اوسکے پیشوا
ایسی ہی جو مجلس میلاد کے
ہین مخالف اسمین ہے جمہور سے
قسطلانی نے مواہب مین لکہا
ابن جوزی نے کہا جب بولہب
فرح کرنے سے شب میلاد کے
جو مسلمان امت احمد سے ہو
سرخرو ہو اوسکی قدرت مین کہ ہے

فتوے ہین بالاختصاص اسباب مین
انہو مت اوسکو ہرگز والسلام
اور حوالہ ہے بہ مصباح الظلام
مستغیثان رسول اللہ کا
نسخہ تحقیق نصرت کا دیا +
اور کوئی اوسکا کبہو منکر نہ تہا
ہین یہ نجدی سخت دشمن ہوگئے
تبع مین نفس اور شیطان کے
بحث ارضاع مین ہے یون کہا
جسکے ذم مین سورہ قرآن ہے جب
پائی ہے تخفیف وہ تعذیب سے
اور خوشی حضرت کے وہ مولد سے
خرچ احمد کی محبت مین کرے

[illegible]

[illegible]

17

ابن وحیہ جو امام وقت تھا ۔ ابن جوزی تھا بڑا جو مقتدا

شیخ نووی جنکا بوشامہ تھا نام ۔ ابن طغرل مقتدای خاص و عام

ابن فضل اوستاد اوستادان امام ۔ ابن نعمان تھا ابو عبد اللہ نام

اور جمال الدین عجمی سے متقی ۔ اور امام وقت یوسف بن علی

شیخ عالم شیخ ابو بکر حجاز ۔ شیخ منصور اوستاد اہل راز

ابن بطاح اور کتانے امام ۔ اور ظہیر الدین بن جعفر ہمام

اور اوستاد جہان حافظ نصیر ۔ شیخ عمر جو بن محمد تھی شہیر

شیخ صدر الدین امام شافعی ۔ شیخ شمس الدین محمد ناصری

اور بھی صدہا اماموں نے لکھا ۔ اس عمل کی حسن کو ہی جا بجا

الغرض انمیں سے جو مشہور ہین ۔ بر وفاق مذہب جمہور ہین

کوئی منکر مجلس میلاد کا ۔ آج تک ہمنے نہ دیکھا نہ سنا

اور کوئی ظاہری نجدی اگر ۔ ہو تو اوسکا قول کب ہے معتبر

بعض نجدیہ سے ہے ہمنے سنا ۔ ذکر مولد پر کھڑا ہونا برا

مرحبا صد مرحبا ای ذکر یار

اس زبان پر پھر کیا تو نے گزار

تیرے لائق تھی کہاں میری زبان

چاہئے لائق مکین کے ہو مکان

پر یہ ہے بندہ نوازی کا کمال

کچھ نکرنا اپنے رتبے کا خیال

حبذا ہو حسن یا ہین ذکر یار

حبذا احسن جان مین ہو فکر یار

ذکر ذکر یار ہے اور سب عبث

فکر فکر یار ہے اور سب عبث

بس ملنا کچھ سوا اسکے نہین

ابتجر یا عجب المشتاقین

مرثدم ہو یاد احمد حرز جان

اور اسیکا نام ہو ورد زبان

تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

مجموعه قصائد

صد سلام مستطیبم ای دُر دریای جود — در جوابم لب گشا ای غنچهٔ باغ وجود

السلام ای آنکه تا از جبههٔ آدم شتافت — نور پاکت کس نبرد از قدسیان او را سجود

السلام ای آنکه ابواب شفاعت روز حشر — جز کلید لطف تو بر خلق نتواند گشود

قصیده

ای باد صبا رو بسوی بستان مدینه — گو کورنش بنده بسلطان مدینه

تسلیم و سلامم برسانی بجنابش — صد گونه تحیات بجانان مدینه

من العبد تحیات بگوئی ز زبانم — کان از تو شرف یافته میدان مدینه

از مرقد پاکت که مطاف فلک را — صد چند شد افزون ز جنان شان مدینه

از قرب خود اقدس شرف داد ملک را — قرب تو شرف داد بسکان مدینه

ای معدن لطف و کرم و رحمت عالم — [illegible] نخلی بوسه گلی و ریحان مدینه

[illegible] جان شدم از قرب تو ام [illegible] — [illegible] از پی اعیان مدینه

[illegible] چند ز لطف تو ز [illegible] بخوانم — [illegible] در دل و جانم بهمه قربان مدینه

دارم بدل راز تمنای حضورت

تا چند من خسته و حیران مدینه

عشقت بفزا در دل این جسم که خود را — شوریده بعلم ببیابان مدینه

[illegible] خود باری چون عارف رومی — پرواز نمایم بگلستان مدینه

نور است که در دیده عشاق [illegible] — از نام [illegible] بیابان مدینه

ایضا

[illegible]

عفو حق رحم محمد صد شکر	کہ گناہوں نے سبب ایزاد آیا

ایضاً

چاک کس دن شب ہجر انگا گریباں ہوگا	وصل کی صبح کا کب ہاتھ میں داماں ہوگا
کب بہارائے ہم آغوش ہوں کب یار سے ہم	کب مہیا ہمیں عشرت کا یہ ساماں ہوگا
ساقی و مطرب و مے ابر و بہار و سبزہ	لب جو سایۂ از طرف گلستاں ہوگا
کب ملیگا مجھے وہ بادہ کہ جسمیں مخلوط	چند قطرہ عرق چہرۂ جاناں ہوگا
کب میسر ہو مجھے سیر مقامات حجاز	کب یہ سب ناقۂ لیلی کا حدی خواں ہوگا
شور مستانہ کری کب یہ دل افسردہ	کب میرے ہاتھ میں وہ عنبر لرزاں ہوگا
کونسے سال میں کس ماہ میں کس دن کس شب	مدفن دشت مدینہ کا بیاباں ہوگا

ایضاً

در میخانہ کھلے ہاے یہ دن کب ہوگا	جام خور کب مے عشرت سے لبالب ہوگا
بادہ عیش سے لبریز ہو کب ساغر ماہ	کب جگمگ مے نوشیں سے خم شب ہوگا
مے گلگوں لب مے گوں سے تمنا ہے مجھے	لب بلب کب لب ساقی سے مرا لب ہوگا

جو شخص ہے کمال اوسمین شراکت ہے محال — عقل و دین جسکو کہ ہی کچھ نہین اوسے حصہ
حق اور خلق مین ہے واسطہ وہ نفس نفیس — قرب حق خلق سے بس اوسکے توسط سے ہوا
رحمت عالمیان ہین ز ازل تا بابد — متوجہ بخبر گیرے مخلوق خدا
جسکی ہمت سو مصیبت مین اور کو مائل — کام ہے آپ کا بس اوسکی مدد فرمانا
کسی حاجت مین توجہ جو کری کوئی اور — عادت ایسی ہے کہ حاجت ہو یقین اوسکی روا
اور اوتجہ بھی کری بے غرض و بنیادی — کیا کہون جو برکات اوسکو کہ تجھین عطا
نہ تھا کہ حضرت کا ... — ایسے لوگون سے جو ہین حسد ...
جو جگر دار کہ مشتاق کسی چیز کا ہو — اور ہو وہ متوجہ لسوی عقدہ کشا
سے یہ تحقیق کہ فرماتے ہین حضرت فی الفور — التفات اوسکے طرف ہی کتابون مین لکھا
کیا کہون کیا لکھون لیکن جو کچھ اوسمین ہی جوش — شوق مین مدح کے اور مدح نہین کر سکتا
طائر فکر نے کی حد سے بھی بڑھکر پرواز — پھر مجھے مدح کے لائق کوئی مضمون نہ ملا
ہے جو کچھ حوصلۂ فکر مین عالی مضمون — اور اون سب مین جسے ارفع و اعلیٰ دیکھا
گرچہ پایہ تھا حقیقت مین بہت اوسکا بلند — مدح کے پایہ پائین کے نہ لائق پایا

یہ نسبت کا کرشمہ ہے عجب کیا ہے اگر چڑھ جائے	سلاطین جہاں سے رتبہ بندوئی محمد کا
ہے معراج محمد ذات جب پر کری کیونکر	تحمل عرصۂ امکان تکاپوی محمد کا

ایضا

ہوا اصل اصول روح عالم دم محمد کا	ہوا ورد دل عالم علم ہر دم محمد کا
مساعد اوسکا اللہ اور ہوا طالع رسا اوسکا	مصاعد صد سدرہ کو ہوا ادہم محمد کا
ہوا اوسکا ارادہ دور دار الملک مالک کا	علاء مرصد سدرہ ہوا سلم محمد کا
وہ انسطح ہوا حوال مدح اوس عالم آرا کا	کہ ہو مسودۂ عکس کرم عالم محمد کا
رسل داؤد و ہود و لوط و صالح عسکر آئے	لوا کا حامل اول ہوا آدم محمد کا
ہر اس اللہ کا حوا و آدم کو ہوا اسدم	ملا حوا و آدم کو سہارا دم محمد کا
الہا وہ مسلسل جو رکا کا کل ملک کو ہو	ہمارا دام دل ہو سلسلہ محکم محمد کا

ایضا

کیا کہوں جو مرتبہ ہے حضرت عثمان کا	جسکو پیغمبر نے جنت میں رفیق اپنا کہا
پاؤں کھولے بے تکلف گھر میں تھے جس دم نبی	پھر گزر صدیق اور فاروق کا اوسجا ہوا

۲۱

بیعت رضوان میں کیا رتبہ ہا ارے جب
ہاتھ کو اپنے کہا یہ ہاتھ ہی عثمان کا
بہر ذوالنورین الٰہی تو مجھے یار کو
نور ظاہر کر عطا اور نور باطن کر عطا

ایضا

منشاء نور امامت قطب ہے ارشاد کا
مبدء فیض ولایت ہے امام الاولیا
پیشوا ہے اولیاے اولین و آخرین
ابن عم مصطفیٰ مولا علی مشکل کشا
عہد آدم سے قیامت تک جو ہیں یا ہونگے
اولیا ہیں سب اوسیکے خوان کے ریزہ ربا

[illegible]

البیت

زمین میں نہ تھا عالم ... مقدس کر دیا [illegible]

سارے ہی ہست کے عقیدہ میں اسی بات [illegible]
[illegible] وحشت اور درد و دونا تھا صدق [illegible]
[illegible] ہمیں کے وجہ سے جمع ہیں [illegible]
اولیا کو بس اسی باعث سی کہ سکتے ہیں
شہرت و تفصیل [illegible] غیبت [illegible] ہوئی
اس سبب مرات انفعال [illegible]
شوق و دیدار علی [illegible] ہے [illegible]

امر کی بیشی بھی انکے ساتھ [illegible]
انکے ناموں سے ہی [illegible]
خشیہ جاے کہ الا [illegible] اولیا
[illegible] خدا مراتب نعال خدا
سب فضائل اور کمالات ہیں پا انبیا
گرچہ رتبہ فی الحقیقت انبیا کا ہی بڑا
ورد ہر دم یا علی یا [illegible] حسن یا [illegible]

البیت

ہر دو آتش [illegible] طبع [illegible] مرا
من آن غزال وحشی صحرا [illegible]
دیوانہ ام [illegible]
دیدم بخواب گیسوے شوخ حجازے
[illegible] شورش [illegible]

یارب بحق کعبہ [illegible] مرا
تا زد بہند گیسوے زلف بتان مرا
زندان است [illegible] بوستان مرا
آورد [illegible] چشم او [illegible] مرا
تا آنکہ داد [illegible] زبان و دہان مرا

ایضاً

زمین پر کس تجلی سے ہی محبوب خدا آیا
جلو مین اسکے موکب جلال کبریا آیا

عجب اجلال سے آیا کہ کل اسمار حسنی کے
کمالون کا تجمل ساتھ ساتھ اسکے چلا آیا

جہان کہتے ہین جسکو کلبۂ تاریک تیرہ تہا
منور اسکو جسکے پرتو نے کر دیا آیا

یہ عالم ماسوی اللہ قالب بے روح تہا پہلے
دو عالم دم ہی جسکے کہ زندہ ہوگیا آیا

یہ عالم آئینہ تہا تیرہ بنکر زنگ آلودہ
ہوئی جسکی کہ آجانے سے اسکے ہی اجلا آیا

خدا تہا کنز مخفی تہی نہ کوئی چیز ساتھ اسکے
ہوا جس سے کہ راز کنز مخفی بر ملا آیا

ارادہ نقشبند کاف و نون کا یہ جو مکنون تہا
ہوا جس سے ظہور کارگاہ دوسرا آیا

ہر ایک اسم خدا ہی ایک عالم اور عوالم کا
جو بیحد و عدد مین سبکا وہ جارو آیا

کہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین اسکو
کہا ہے دیکھہ لو قرآن مین ہی یہ ماجرا آیا

ہوی جب ایکذات خاص رحمت سب عوالم کی
معاذ سے کوئی پوچھے کہان ہے دوسرا آیا

قلوب اہل اخلاص اور غم افلاس سے بچا
کہ ہی دنیا مین وہ کان کرم بحر عطا آیا

بحمد اللہ جہان سے دافع رنج و بلا آیا
گنہگارون مبارک شافع روز جزا آیا

٢٣

کہاں سجدہ کہاں معراج یہ فرق مراتب ہے
وہ مسجود ملک ہے اور یہ قبلہ ہے دو عالم کا

ایضاً

نظر جو خاص حق کو ہی محمد سے یہی ہے وہ	یہ رتبہ دوسرے کے واسطے ہرگز نہیں آیا
اگر ہر چیز کو حاجت نہیں ہے کچھ محمد سے	تو کیوں حق سے خطاب رحمۃ للعالمین آیا
کہ انداز رمیت مارمیت کی یہ رفعت ہے	کہ اوج قاب قوسین اسکا ایک ادنی کمین آیا
فراز عالم قدسی کی جسکے رو سے زینت ہے	قدم اسکا ہی جو زیب نشیمن ما وطین آیا
وہ ختم المرسلین ہے بالیقین اسکے یہی معنی ہیں	کہ سب ملک رسالت اسکے ہی زیر نگین آیا
چھپایا ابر کی چادر میں منہ خورشید نے اپنا	جب آیا نور حق کے روبرو سایہ نشین آیا

ایضاً

بحمد اللہ مہ میلاد محبوب خدا آیا ہے	ہلال دلکشا مفتاح قفل مدعا آیا
ہلال اس ماہ کا بیشک کلید گنج رحمت ہے	مبارک اے مسلمانو مہ حاجت روا آیا
کنوز غیب کا خازن شہادت کے خزانوں کا	جو قاسم ہے زمین پر اسمیں وہ بحر عطا آیا
یہ دولت ہے خدا داد کہ اس ماہ مبارک میں	ظہور کنز مخفی کی ہے جس سے ابتدا آیا
فضیلت کی نہایت ہے کہ اس ماہ سعادت میں	نبوت اور رسالت کی ہے جس پر انتہا آیا
عجب کچھ اوج پر پہنچا ہے طالع اس مہینے کا	کہ ہے اسمیں زمین پر شمس چرخ اصطفا آیا

خاطر آبلام از نخلیدن تنگ است
غمخوری نیست نوای خار بیابان دریاب

می کشد تنگ در آغوش مرا جمعیت
میرود تفرقه ای فتنهٔ دوران دریاب

خوف کفرست که بت میکشدم جا دیر
از حریم حرم اے کعبهٔ ایمان دریاب

بر دل عاشق خو کردهٔ آلام و محن
شادی آورده هجوم ای غم هجران دریاب

جای ننگست که دریوزه کنم از دگران
بندهٔ خاص توام ای شه جیلان دریاب

ای که مرگ دل و جان است فراموشی تو
ای که یاد تو بود حرز دل و جان دریاب

آتش و آب و ہوا خاک طربناک ہیں سب
ارضی و ساکن افلاک طربناک ہیں سب

آج میخانۂ گردون میں ہے یہ جوش طرب
ساغر و شیشہ و خم و تاک طربناک ہیں سب

کیا طرب نے ہے احاطہ یہ کیا عالم پر
غم و غمیدہ و غمناک طربناک ہیں سب

ہوگئی طبل طرب صور سرافیل مگر
رجیں عالم کی دو بیباک طربناک ہیں سب

سرگردان جگر سوختہ بریان سینہ
چشم پرنم دل صد چاک طربناک ہیں سب

ہے طرب جسم جمادات سے بھی آج عیان
نہ فقط صاحب ادراک طربناک ہیں سب

پر طرب یہ چمن دہر ہے ایسا کہ آج
گل و غنچہ خس و خاشاک طربناک ہیں سب

۲۵

... آج کی رات
... آج کی رات
... آج کی رات
... آج کی رات
... آج کی رات
... آج کی رات

الف

میلاد برگزیدہ رب الفلق ہے آج

جہان میں زور ہے کیونکہ شور مرحبا آج
نہ کیون ہو مولد محبوب کبریا آج
جہان کو مرتبہ ایسا ملا نہایت تک
میسر اسکے قدم سے
ہر ایک ذرہ ریگ آفتاب ہوا آج
زمین پہ نور محمد یہ چھا گیا ہے آج

معدنیات کو ہے نشو نما آجکی رات	ہے نباتات مین حیوانکی ذکا آجکی رات
زیب ممکن کوئی باقی نہ رہا آجکی رات	حق تزئین کیا وجہ بنے ادا آجکی رات
ایسے محبوب خدا کیون ہو دلا آجکی رات	ہے مگر مولد محبوب خدا آجکی رات
حاجت ہر ایک کی ہوتی ہے قضا آجکی	رد کسیکی نہین ہوتی ہے دعا آجکی رات
حیوان طائر ملکوت ہوا آجکی رات	ہو گئے مست طرب ارض و سما آجکی رات
جلوہ نور ازلی نے ہے کیا آجکی	ہو گیا صحن زمین عرش فضا آجکی رات
پردہ حسن ابدی سے ہے اوٹھا آجکی رات	کھل گیا سر خدا مثل ضحا آجکی رات
جوش زن حق کا یہ بحر عطا آجکی رات	وقف مخلوق ہوئی کان سخا آجکی رات

الف

تنہا خوشی سے سرخ نہ روئے افق ہے آج	اوج فلک کے منھ پہ بھی پھولے شفق ہے آج
نو روز آج نو طبق اسمان مین ہے	گلگشت عیدگاہ زمین کا طبق ہے آج
نور عرب محیط بسیط زمین ہوا	فارس کے نار شرم سے غرق عرق ہے آج
اوڑتی ہین منھ پر اہل ہوا کی ہوائیان	او بیشمار کفر کے دل پر قلق ہے آج

الف

ہمسر شہ عالم نہیں اس سے عجب ۔ عرصہ عالم سے جو لے وہ خراج

ارض پر آیا ہے جو محبوبِ حق ۔ ارض کا ہے عرش کے اوپر مزاج

روشنی ہے عالم تیرہ کے وہ ۔ حق نے جو فرمایا ہے اوسکو سراج

شرک کی دولت ہوئی پامال آج ۔ ملت توحید نے پایا رواج

شافی ہر درد ہے اس شہ کی یاد ۔ نام ہے کیا کافی ہر احتیاج

ظاہری امراض کی ہے وہ دوا ۔ باطنی امراض کا ہے وہ علاج

ہے یہ سب اس برزخ کبری کا فیض ۔ جسم کا اور جان کا جو ہے امتزاج

ایضاً

معمول ہو گیا ہے جو بیش از دعا درود ۔ نسبت سے دعا سے مقدم ہوا درود

ظاہر یہ ہے کہ جب بلحاظ مزید جاہ ۔ محبوب کے خدا نے پذیرا کیا درود

یہ بات شان وسعت رحمت سے ہے بعید ۔ مقبول بارگاہِ کریم ہو نہ را درود

کیونکر کہ ہو دعا ہی جانب درود کی ۔ مطلوب بارگاہِ کریم گرچہ تھا درود

اور سر اسمیں یہ ہے کہ وہ کام کیجیے ۔ کرتا ہے جو خدا ہی وہی وہ بلا درود

شمس کمال الجمال محمد

جهان کمال از تو کرد دید

بقا جست نقش جمال محمد

فنا جست عکس جلال محمد

ایضاً

٢٨

نباشد نباشد نباشد نباشد | شریک خدا و مثال محمد
بجز مطلع قاب قوسین سے ملتے | نشد رہست بر حسب حال محمد
بود شاہ شاہان دنیا و عقبے | غلام غلامان آل محمد
کرے کیا بشر اوسکا شرح و شمایل | کہ قرآن ہے وصف خصال محمد
کرون وصف مین کیا سراپا کا اسکے | کہ مہر نبوت سے ہے خال محمد
یہی ورد ہے مست کا دو جہانمین | من و دست و دامان آل محمد

ایضاً

فتادہ در کل و لا عدم بود آدم ہے محمد | بسر تاج نبوت بکہ تا زعرصہ سرمد
چو گردانید عنان زانسو بسوے وادی کثرت | وجود انبساطی از بطون اندر ظہور آمد
عوالم مطلقا غیب و شہادت علوی و سفلی | فروغ جملہ زان شمع وجود منبسط باشد
وجود منبسط ظلی بود از اولین خلقی | کہ در عرف شریعت نور احمد نام میدارد
بعارف نیست حاجت شرح سر این معما را | کہ در ہر ہیکلے او لمعہ زان نور می بیند
مپرس از مشرب مست خراباتی کہ در ہر شئے | جز آن محبوب کل چیزے نمی بیند نمیداند

کنند تنقیص شان شیخ اکبر از بے عقلی	بہ تنقیص ہمیشہ رہے خود آخر سیہ سازد
ہر انکو کرو بے ادبی محی الدین بن عربی	در آخر بانی عربی ہم انکس در عناد آمد
خیال برتری زین شمسوا ایمان سوئے یارا	بزعم باطل وسودائے خام او بدان ماند
شفالے در خیال دید خود را در خم شالے	ز طاؤسان جنت خویش را خوش جلوہ انگارد
عجب نبود از تنقیص جفا اولیا اللہ	کراو نقص ہمیشہ نا عہدش ہمی جاود

ایضاً

پھر آئی آگے میرے بلا یا علی مدد	پھر مبتلا بلا میں ہوا یا علی مدد
پھر دشمنان ظاہر و باطن کا ہے ہجوم	پھر اضطراب دل میں اوٹھا یا علی مدد
پھر اضطراب دل میں میرے چھا گیا ہے اب	پھر صبر نے جواب دیا یا علی مدد
پھر کام میں میرے پڑ گئی گرہ	ہے تیری ذات عقدہ کشا یا علی مدد
مشکل کشا خدا نے جو تمکو کیا تو کون	مشکل کو کھولے تیرے سوا یا علی مدد
میں درد لا علاج میں ہوں مبتلا سوا	ہے لطف تیرا میری دوا یا علی مدد
مشکل کشا ہو خلق خدا نے کیا تجھے	میں مضطرب ہوں بہر خدا یا علی مدد

٣٩

و سطح جا کی ارض سما کی بنیاد
کہ وہ محبوب خدا او نکی سوا جنے کے دن
فلک کو رعب سے کوئی نہ سنے کا فریاد

ایضاً

نعت میں حضرت کی فکر شعر جالیکا
وہم باطل سے کہیں

ازدست مشکل عالم شدہ حل

ای شب مولد محبوب خدا

چارہ ام نیست بجز رحمت تو

الف

آمد معرفت نفس کی ہو گئی مسدود راہ	آیا جب مست ترقی باب شمالی کا خیال
نہ بسل یہ جوش حزن بلا ہے یہ چھگیا	آنکھ کے پردے میں آمن میکی لالہ کا خیال
تجربہ ہے خضر ہو جاوے جاوے دلمیں جو	قبہ خضرا کی اوس سبز جالیکا خیال
سینہ جیلنی ہو گیا آنکھوں میں جا پڑ گئے	بندہ گیا یہ شبکہ عالی کی جالیکا خیال
نور حق آنکھوں کے آگے بس چمک جاتا ہے صاف	آتی ہے جسوقت لوس الماس جالیکا خیال
ساقی کوثر کی اطہر میلادین ای حسن ادا	رہ ست آجائے یہ مست لاابالی کا خیال

الف

جیسد اشہر ربیع الاول	مولد مظہر اول بہ ازل
آخر مظہر آخر بظہور	خاتم گنج کمالات اول
شہر میلاد چہ شہریست کہ ہست	شب مولد ز شب قدر افضل
اینکہ گفتم نہ ہمین قول منست	ہست ارشاد امام حنبل
شب میلاد شب معلوم است	شب قدر آرزویش طول امل
عقل تجویز عدیلش نکند	بنود دیدۂ حق بین احول

الف

دے دیا خاص سب جسے ملک شفاعت حق نے
واہ اوس شاہ شفاعت کے ہوادار ہین ہم

کسی شافع کی شفاعت ہو بے اذن اوسکے
واعظا سر نہ پھرا واقف اسرار ہین ہم

لفظ اوثنیت کے معنی بھی نہ سمجھین جو انتیت
اون طواغیت کے طاعات سے بیزار ہین ہم

رحمت حق ہے احمد کی شفاعت کو سبق
حق کہے بعد شفاعت کے کہ غفار ہین ہم

ہر کیف عشق محمد ہے یہ ای زاہد خشک
نقل طاعات ریا سے جو سبکبار ہین ہم

خانۂ دل تو ہر رب ملک عرب ہے لیکن
جسم کو سند مین رکھتی ہین گنہگار ہین ہم

گرچہ کر سکتے نہین دعوی مجبور محض
لیکہ یہ بھی نہین کہ سکتے کہ مختار ہین ہم

ہے یہ افسانۂ بیگانہ سخن یہ ہے کہ حیف
بے سبب کیا ہے کہ دور از در دلدار ہین ہم

نور احمد ہے احد ظل احد ہے احمد
ناحق اوہام جدائی مین گرفتار ہین ہم

مرض مہلک و درد سر ہے یہ جنون
ہے یہی وہم جدائی کہ نمودار ہین ہم

ہمنے احمد کو احد کی نشے مین جو کہا
واہ کیا عالم مستی مین بھی ہشیار ہین ہم

چاہیے نشتر لا مرہم الا اوسکو
ایسی حکمت کے محمد سے طلبگار ہین ہم

حجت و کشف سے ہر چند کہ ہو سب معلوم
طالب حال سراسر پردۂ اسرار ہین ہم

پھولا نہیں سما تا ہے گل پیرہن میں آج
غنچہ میچا رہا ہے کہ اپنے دہان میں ہم

مولد ہے اوسکے واسطے جسکی نبی بہشت
رضوان میچا رہا ہے ریاض جنان میں ہم

الف

محبوب حق ہیں جو محمد کے یار ہیں
ارکان کان فضل جو ہیں اونمیں چار ہیں

ان چار میں سے فضل خدا کرم اللہ ہے
ثابت ہوا ہے جسکا سو وہ یار غار ہیں

کیا سر حق ہے اونکو محمد نے ہے کہا
سر خدا کے پاک کے وہ راز دار ہیں

کیا مرتبہ خدا نے عنایت کیا اونہین
ہر حال میں جہان میں نبی پر نثار ہیں

تھی اوج عرش پر سے جو رسول کی
غاری رہین رنج میں وہ غمگسار ہیں

قربت نبی سے تھی اونہین حال حیات میں
بعد از وفات بھی ہم اونکی مزار ہیں

جنت میں بھی رفیق نبی ہونگے بالیقین
مخبر جو اوسکے حضرت عصمت شعار ہیں

دوزخ حرام اونکو ہے بیشک جو سرفراز
وہ یار رسول کے وہ ایکبار ہیں

کیا عزت اونکی ہوگی کہ جب رسول کی
پیارے مجلس میں مہر سے جنت بار ہیں

کیا عصمت اونکی ہوگی جو مخصوص اونمیں
جنکے کہ فضل میں ہزاران ہزار ہیں

خود حضرت نبی کو لکھا نام اونکی شہر کا
رہتا تہا ہے حدیث پیمبر سے یہ عیان

رتبہ یہ اونکا خاص جناب نبی مین تہا
اونکا وہ نور چشم نبی سے ہوا قران

تہا اسقدر جناب نبی کا اونکا ادب
بے آپکے چہوا نہین کعبہ کا آستان

آخر یہی خوب بیعت رضوان مین پا لیا
خود آپکو یہی جسکا کہ ہر گز نہ تہا گمان

یعنی کہ بولے اونکی کف دست کی جگہ
خود اپنے دست پاک سلطان دو جہان

ہمت سے اپنی جسکہ ہی جیش ہو کی مین
منظور خدا کے شیر و نقد بیکران

خوش ہو کے اونکو مژدہ یہ حضرت نے تب دیا
ہے اب سے ہر عمل کے ضرر سے تمہین امان

الف

کیا نور حق ہے دنیا مین آیا الحمد للہ الحمد للہ
گلزار عالم ہے جس سے پہولا الحمد للہ الحمد للہ

تہا رو کے دنیا جو تار و تیرہ فلک سے آج سارا ہے
نور نبی کا ہے سب یہ جلوہ الحمد للہ الحمد للہ

زیر زمین سے اوج فلک تک ہیں لشکر حور و ملک کیا
کہتا ہے جیسے اوس سب کو دیکھا الحمد للہ الحمد للہ

رحمت جو دنیا مل ہے سب کو ہر ایک ذرہ محو خوشی ہے
ہے ہر مکان سے نغمہ یہ پیدا الحمد للہ الحمد للہ

جسکے کہ موسیٰ تشنہ دیدار ہیں اور جسکی گفتگو سے مژدہ رسا ہے
وہ شاہ شاہان ہین رونق افزا الحمد للہ الحمد للہ

کرا اونکی جان محبوب خدا کی جان ہے
گلستان رسول اللہ کا وہ گل خندان
وہ قصر دین پاک مصطفیٰ کا شمس ایوان
وہ کان منقبت بحر فضیلت نام ہے جنکا

مجھے ہی آسرا اوس بحر احسان کریمی کا
کہ پکڑا دست دلسی جسنے اوس سرور دانائی

ایضاً

مولائے جہان سرور ارباب سیادت
شیر حق و سردفتر دیوان امامت

ہے نجم ہدایت علوم و محور عرفان
برج شرف و کنج کرم کان کرامت

کیا ہووے بیان اونکو جو حاصل ہے فضائل
فضل و حسب فضل نسب نسل شہادت

کیا جامع انواع شرف ہین کہ اونہین سے
ہی ختم خلافت ہوا ہی ختم ولایت

پایا جو شرف بارگہ حق علا سے
کیا ہووے بہلا ہمسے بیان اونکی شرافت

ہی حضرت معبود کے وہ مظہر کامل
دیدار کو کہتی تہی نبی اونکی عبادت

مولا ہین وہ ہیے صاحب ایمانکی بلاشک
رتبہ یہ پیمبر نے کیا اونکو عنایت

ہے حب علی حب نبی سے متلازم
اور اونکی عداوت ہے پیمبر کی عداوت

تہا کل کے طرح ہاتہ مین اونکی در خیبر
اوس درجہ مین تہی اونمین شہ والا کی شجاعت

ثمرہ یہ ملا اوسکا کہ کس دہوم سے ہوگا
اوس کف مین لوائی نبوی روز قیامت

ایضاً

کتاب لوح محفوظ ایک ملفوظ محمد ہے | ہے قرآن مختصر شرح کمالات محمد مین
امین معراج مین جبریل ذرہ تھا کو بھی لیا جانے | کہ کیا کیا کچھ کیا حق نے مدارات محمد مین
جو ظاہر اور باطن مین ہے نسبت سنت وی | مناجات خدا مین اور مناجات محمد مین
ہین اوسکے دیکھنے والی خدا کے دیکھنی والے | نہیں کچھ فرق بیعت اور ارشاد محمد مین
ید اللہ فوق ایدیہم رمیت ما رمیت سے | دلیلیں ہین بہت موجود آیات محمد مین
پہنچ ہو دامست مین بانچ اثر کچھ جو دبستہ کا | نشہ یہ ہے مئی عشق و مودات محمد مین

ایضاً

کھون کیا آن معشوقی ہے جو جان محمد مین | نعم کے حق کہے کس سے بیان شان محمد مین
عجب کیا ہے ملا خلعت جب اونکو ماریت کا | کہ آئی بوئے محبوبی گریبان محمد مین
کہے حق رحمۃ للعالمین قرآن مین اونکو | یہ کیا وسعت ہے دیکھو دور دامان محمد مین
ازل سے ہو رہا ہے یہ زبان حال پر دائم | ثنا زہ فضل کا رضوان و دربان محمد مین
وہ کسر صولت کسری وہ قصر شوکت قیصر | کرشمے ایک جنبش کے ہین مژگان محمد مین
محمد کیا ہے ہے انسان کامل مظہر جامع | ہے یہ وصف حقیقی حصر عنوان محمد مین

اور جو کچھ کہ ہوئی نبی اور نبی سے بار بار
حقتعالی کی بلائی اونپر ہے عیان

دین کی ساری کتابون مین لکھا ہے سبب
شاہدان سبکا ہے تفسیر و حدیث و قرآن

موسی کے طور کی نعلین و عمامہ کے سبب
ایک صندوق کی لکڑی مین تھی شوکت و شان

حق نے طالوت کا فرمایا ہے آیۂ ملک
اور فرشتون کے اوٹھا نیمین ہے نص قرآن

اوسکے آثار کا کیا رتبہ عظیما ہوگا
تا ابتو سینن بھی چتر گئی جسکے کہ گمان

اونکی تعظیم و توسل سے جسے ہو انکار
ہے وہ مردود خدا اور برا ہے ایمان

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا
جسکا تھا موی مبارک بہ شرف غیب

رنج کچھ پیش جو اصحاب نبی کو آتا
حل مشکل کی تمنا سے وہ جاتے تھے وہان

وہ گرا دیتے تھے اون سبکو زیارت اوسکی
اسکے پانیکو سمجھتے تھے تبرک وہ بجان

سبب دفع الم جانتے تھے سب اوسکو
اور اسے جانتے تھے درد کا اپنے درمان

کسی منکر کو گر اسباتمین کچھ ہو تشکیک
دیکھ لے صاف بخاری مین لکھا ہے بیان

اور شفا مین ہے لکھا قصۂ خالد بسطور
کہ کلاہ اونکی مین تھے موے مبارک پیغمبر

گر پڑی ایک لڑائی مین وہ ٹوپی اونکی
حملہ خالد نے کیا سخت نہایت وہان

قسطلانی و سخاوی و عراقی کرام | ابن حاج اور کلاعی وحید دوران

ابن مرزوق بن المرحل و ابن الآبار | دین کے علموں کا ہے ابن عساکر سلطان

فاکہانی و تتائی و ابو عبد اللہ | شیخ دین حضرت بلقینی یکتا زمان

ان اکابر کے ہیں اسباب میں تصنیف خاص | اور منافع کا کیا اوسکے ہی اُن نے بیان

تلمسانی کی کتابوں میں ہے یہ بالتفصیل | اور روایات و اجازات بھی مذکور ہیں وہاں

ہیں بہت سلسلے اوستادوں کے اسمیں مروی | ہیں وہ لوگ اوسمیں کہ ہیں دین کے سارے ارکان

پچھلے لوگوں میں کری کوی روا جو حادث | بالضرور اوسکی سند میں وہ ہوئے ہیں نگے عیان

پہر جو نجدی کہے شرک اوسکو تو اوسکے گھر | پہلے تو ٹھیک تو کر سلسلہ ہائے ایمان

کیونکہ جب کل سلف ہوگئے مشرک تجکو | کیسی صحت ہے روایت کی سوا اطمینان

تیرے اوستادوں کے تا بہ صحابہ ہرگز | نہیں رہتا تیرے مذہب پہ کوئی با ایمان

چلیے راہ تن دین عدل وہ جب مشرک ہو | پہر عدالت کا کہاں باقی رہا و تسلیم کہاں

اپنے ہی ہے تبرا کر والے وہ دیندار | ہے یہ سب فتنہ نجد اور ضلال و طغیان

ہے ظہور اسکا بڑا معجزہ پیغمبر | کہ گئے تھے وہ بہا یطلع قرن الشیطان

ایضاً

چہار ارکان نو یا پہلو دار کمال عاشقین

چہار اطراف عرش ہیں ترے برکات

کرامت کری عزت کا اُنکی پانو ہیں

رباعی انتخاب و نثر ابیات صدیقین

چہار ارکان ہیں چہار کرسی عرش

جو سو خاک قدم اونکا وہ ہو تاج عرشین

ہے ساقی میکدوں ہر چہار سو

ایضاً

ملا طا سلسلہ اولیا معین الدین

محاط حق و محیط کل محیط غضب

مدار دور سما علا معین الدین

محیط مرکز و ہم مرکز محیط کمال

نسیم مہر خدا و ملا معین الدین

نشہ دیار فنا و بقا معین الدین

پلا دین مست کو بھی جام لبریزی

۳۸

ایضاً

[illegible]

علاء عرش کمالات و کرسی توحید | محدد جهت ارتقا معین الدین

محددی که دو قطبش بود جلال و جمال | محیط دائره اعتلا معین الدین

ضیاء شمس ولایت جلای بدر کمال | سناء نور وراء الوری معین الدین

ولی و والی و مولی الموالی اولی الکل | شه ولایت ملک ولا معین الدین

معین عین اعانات و مستعان همه | عیان بعین بود عون یا معین الدین

بحکم عقل نباشد خدا معین الدین | هم از خدایش نباشد جدا معین الدین

ظهور معنی اعیان ما ز عین تو هست | اغث عمومک یا عوننا معین الدین

مریض هجر تو از هر علاج مستغنی است | مسیح نام تو یادت دوا معین الدین

بدانکه حبل متین خدا بمذهب ما | علاقه ایست که داریم با معین الدین

گدائی کوئی توام غیر ازین پناهی نیست | ترحمی بمن خسته یا معین الدین

گدائی کوی ترا پا شکسته بر در تو | بده تو دست با شکسته پا معین الدین

گدائی میکده ام جرعه آرزو دارم | ز شاه مصطبه اصطفا معین الدین

هر آنکه مست بود ربط بندگی دارد | بساقی می صاف صفا معین الدین

[illegible]

٣٩

اوس آفتاب ولایت کے پرتو سے ہوئی
انجم ثاقبہ جملہ اولیا روشن

ابوتراب ہے کیا آفتاب عالمتاب
اوسی سے ہی کرۂ ارض ہوگیا روشن

یہ نور حضرت علی ہے کہ بیشمار اوسنے
دل سیاہ کیے خورشید سا کیا روشن

نگاہ مہر سے دیکھا جو اوسنے ذرّے کو
زمین اسکو بنا از مہر کردیا روشن

علی کا نام ہے نام خدا وہ کام روا
کہ چشم کور کو کرتا ہے بی ذوالم روشن

علی کی یاد ہے جس دل میں وہ شاد مدام
جس آئنہ میں ہے خیال اوسکے سدا روشن

یقین ہی مجکو کہ ہے عکس نور مہر علے
یہ میرے سینہ میں ہے کچھ جو چاند سا روشن

ایضاً

شام کو ذکر نبی میں جو سحر کرتے ہیں
نور ما زاغ سے وہ کحل بصر کرتے ہیں

صبح تک رہتے ہیں رحمت کے فرشتے حاضر
شام کو ایسے محل میں جو گزر کرتے ہیں

رات دن ذکر نبی میں جو رہا کرتے ہیں
جنکے صحبت میں وہ اوقات بسر کرتے ہیں

رات اوس ذکر میں دن جیسے گزرے کرتے ہیں
دلمیں وہ خالق کونین کے گھر کرتے ہیں

زندہ دل جو شب میلاد نبی میں جاگیں
حال پر انکے وہ رحمت کی نظر کرتے ہیں

خدا دیتا ہے کیا کیا برکتیں اوس اہل ایماں کو | حبیب حق کی ذکر پاک سے ہو جسکا گھر روشن

ایضاً

یہ سامان طرب یار نے مجھی کس قدر بھیجا ہو | جنون شور و فغان عریانی شہر کا صحرا ہو

غبار دشت یثرب سے بدن مستور ہو اپنا | یہی خاکستری جامہ ہم آزاد و ننگا پا ناہو

حقیقت کیا ہے گر تو بندے آیا مدینہ میں | جہاں لشکر ملک کا عرش سے ہر روز آتا ہو

یہ خطرہ واعظا کیونکر نہو لاحولکی قائل | دل عشاق جسکے سننے سے افسردہ ہوتا ہو

یہ وسعت رحمۃ للعالمین کیسی ہے جو رحمت کو | کہ ہو ہر ایک کو شامل بڑا ہو یا کہ چھوٹا ہو

ملک آیا زیارت کو عبادت خوب کی لیکن | مزہ عشق و محبت کا کہاں اوس نے اوٹھایا ہو

عبادت کا ثمر جنت محبت کا معیت سے | معیت اور جنت میں سمجھ لو کون بالا ہو

عبادت سے بشر ہو جاوے ہم مثل ملک لیکن | محبت کا جو جلوہ ہو وہ عالم سے نرالا ہو

کہ یکے اور عاشق کے ہو جانونمیں تفاوت ہو | عیاں ہے اوسکو جسنے کچھ بھی اسرار دیکھا ہو

کہ جبرئیل کا بس منتہی ہو حد سدرہ تک | اگر چہ منتہی پرواز دیکھا ہو

بلال با نوا دیکھو کہ معراج محمد میں | طفیل عشق سے کس درجہ عالیٰ کو پہنچا ہو

ایضا

ای خضر تمکو مبارک رہے بس آبحیات
بخدا خاک مدینہ ہے بہ از جان ہمکو

اے جب قلب مین صحرا مدینہ کا خیال
پھولا آنکھون مین نظر آئے گلستان ہمکو

ایکدم دل سے جدا یاد مدینہ ہو نہ ہوئی
کر لیا خوب ہی شرمندہ احسان ہمکو

آیا اوس دشت کے کیا خار مغیلان کا خیال
مضطرب کچھ نظر آتی ہے رگ جان ہمکو

جا بجو تین بھر رہین گی لحد مین مدینہ کے ملے
بس یہ سمجھین کہ ملا روضہ رضوان ہمکو

ایضا

بشر یا ابوالبشر کیونکر بھلا اوسکے برابر ہو
ابوالعالم جو ہو اور مظہر اللہ اکبر ہو

وہی ہے مظہر جامع وہی انسان کامل ہے
دوئی اسمین کسی ذی عقل کو ہرگز نہ باور ہو

نبی الانبیا ہونا نہین ہے کچھ کمال اوسکا
حکومت جسکو اسمای الٰہی پر میسر ہو

نہو محتاج اوسکا کیون غریق لجہ حسرت
کہ بحر فیض سے جسکے ایک قطرہ حوض کوثر ہو

وہ ظل اللہ ہے اور رحمت عالم عجب کیا ہے
کہ جسکے بینوا کے بستری پر سایہ گستر ہو

ہواص خم کے کاسو مین میری یا الٰہی
مے حب محمد فاطمہ حسنین حیدر ہو

اثر ہے جس جگہ پر اوسکے نگاہ فیض ہو جاتی
مہ و خور سے منور گرچہ ذرہ سے بھی کمتر ہو

ایضا

ایضاً

دور کر ... مجھکی ... اوٹھا ظاہر ہو

عکس دل میں ... کھو ... لا ... مدینہ

یہ ہے سر دل مومن میں ہو گا مدینہ

یہ ہے اثر جذبۂ مولائے مدینہ

پہونچا انہیں جذب سے ہو ... مدینہ

پروانہ شمع رخ زیبائے مدینہ

سودائے ... مدینہ

جاری ہے خریداری سودائے مدینہ

منظہر ذات و کمالات خداوندی تو
خلق کو پرتوہ خالق کا دیکھا ظاہر ہو

حضرت حق منزہ کو تیری منظر میں
دیکھنا اپنا ہی منظور ہوا ظاہر ہو

خلق کو واسطہ خالق سے بہت کچھ ڈھونڈا
نہ ملا پھر نہ ملا تیرے سوا ظاہر ہو

مستمندان دو عالم کی تمنائے دلی
دردمندان دو عالم کی دوا ظاہر ہو

تہنیت مقدم کی تیری ہے یہ خوشی عالم میں
دو نو عالم تیرے اوپر ہوں فدا ظاہر ہو

منتظر میں تیری آمد کے گنہگار تمام
شافع روز مکافات و جزا ظاہر ہو

ایضاً

خلق گمراہ ہے ابھی راہ نما ظاہر ہو
ہے جہان تشنہ دہان بحر عطا ظاہر ہو

ظلمت کفر نے ... میں گھیرا
رخ پر نور سے پردہ کو اوٹھا ظاہر ہو

ذات پاک آپکی ہے ...
... ظاہر ہو

قاب قوسین کا ہی آپکی خالی ہے مکان
جلد اس بادشہ ملک دنی ظاہر ہو

ہیں نہ ... فقط جن و بشر ہی ...
شوق میں آپکی کعبہ بھی جھکا ظاہر ہو

واسطے آپکی خدمت کی ملک کا لشکر
دست بستہ جو ادب سے ہے کھڑا ظاہر ہو

ایضاً

... میں ... مدینہ

... زبان مدینہ

[illegible]

ہو عرش بریں کیونکہ نہ قربان مدینہ	رب جبکہ قسم کھائے بجانان مدینہ
کیا جان جہان مدح مدینہ ہو کہ جب ہے	جانان خدا جان جدا جان مدینہ
خدمت کو میں اپنی کبھو رضوان نہ بدلے	واللہ جو ہو جاؤں میں دربان مدینہ
او تری ہوئے نظر و نسبی نظر آتی ہے جنت	یا دائی ہے جب لطف بیابان مدینہ
ہو صاد سے صحت کی مسجل نہ خطا جب	جب تک کہ نہ حاضر ہو بدیوان مدینہ
اللہ کا گھر نکہ یہ محبوب کا اوسکے	اس وصف سے ہوتی ہے عیان شان مدینہ
ذو محبت کہ حقش بجز از حق کہ شناسد	در بوسہ لبہائے ثناخوان مدینہ
سنکر یہ غزل مست ہو گانے لگی روح	قربان مدینہ اجی قربان مدینہ

ایضاً

ماہ کیا قدر شب قدر ہے اللہ اللہ	جسمیں قرآن کو فرمایا ہے خدا نے نازل
ایک ہی روز سے بہتر نہ سمجھنا اسکو	اتنے سالوں سے ہے بہتر کہ ہزار اسمیں ہیں ماہ
نام کو رات ہے پر نور کا یہ عالم ہے	روز روشن کا بھی منہ سا ہو جسکے آگے
چشم ظاہر سے بھی بین وہ اوسکو ملکتے ہیں لوگ	جنکو ہے دیدۂ حق بین و دل حق آگاہ

بکلمش ذوق آوازش چشیده
حبیب او گل لطفش رو چیده
کلیم اللہ کلام او شنیده
حبیب اللہ رخش دیده بدیده
ز دیده هست فرقی تا شنیده
شنیده کی بود مانند دیده

ایضاً

[illegible]

تھا اسم اس کا ایک خزانہ جی نور و روشنی تو اریک کا
خورشید تاباں آج ہمیں نکلا الحمد للہ الحمد للہ

سلطان بطحی میں آیا محبوب آیا عرب رب کا عرش
شکر یہ سجدہ کعبہ ہے کرتا الحمد للہ الحمد للہ

دنیا ہوئی ہے اپنے سے باہر پہونچا ہے آکر خوشی کا
آیا جو اونہیں ہمانوں کا پیارا الحمد للہ الحمد للہ

خوبیکا جامع رشتیکا مانع شنبے کو شافع مشر کا
عقبے کا شافع دنیا میں آیا الحمد للہ الحمد للہ

ایضا

کیا مورد الطاف مدینہ کا حرم ہے
ظاہر در و دیوار سے جسکے کرم ہے

اوس روضۂ اطہر کا کرون وصف کیا بیان
جو وصف لکھوں اوسکے مراتب سے وہ کم ہے

گرد اوسکے کھڑا فوج ملائک کا پرا ہے
دربار شہنشاہ جہاں کا یہ حشم ہے

قدر اوسکے زرا پوچھیئے جبریل امین سے
خدمت سے اونہیں وہاں کی سدا فخر اتم ہے

جسکو کہ ملے ذرۂ خاک در اقدس
کب اوسکو ثریا زر و دو ... دینار و درم ہے

اوس قبۂ خضرا پہ فدا جان خضر ہو
پر وہ وہ عجب محرم اسرار قدم ہے

کرتا ہے جو تسلیم وہاں عرض معلی
آتا ہے تصور کے بلالی یہ نہ کم ہے

خطبہ میں اشارہ وہ خطیبوں کا ادب سے
شور افگن مشتاق ز سر تا بہ قدم ہے

[illegible]

ایضا

[illegible]

تخت زمردی ہے ہر ایک تختہ چمن | شبنم کا ہر جو قطرہ در شاہوار ہے
ہر ذرہ غیرت زر خالص ہوا ہے آج | کیا زر نگار سبزہ روزگار ہے
کیون یہ زمین پر طبق سبز آسمان | گنجینۂ جواہر انجم نثار ہے
ظاہر زمین ہے جو خدا ایکا پرتوہ | وقت ظہور سایۂ پروردگار ہے
اللہ کا وہ ظل ہے عالم ہے اسکا ظل | عالم رعیت اسکی ہے وہ شہریار ہے
وہ باغبان قدر کا نخل مراد ہے | اوس نخل کا تمام جہان شاخسار ہے
کار نگاہ شاہ جو عفو گناہ ہے | بندہ بھی اوس نگاہ کا امیدوار ہے

ایضا

یہ کیا شب ہے کہ رشک نور روز اوسکی سیاہی ہے | سواد شام شب رشک بیاض صبحگاہی ہے
ستارے آسمان سے سب کے مائل زمین کے ہین | زمین کو آجکی شب دعوی گردون پناہی ہے
ادھر ہے قلب لشکر اور ادھر جیش مقدم ہے | وسط مین ہے یہ شب ظاہر اوسمین شان شاہی ہے
یہ شب جان زمانے قلب دہر اور روح سرمد ہے | زمان و دہر اوس سے منفعل سرمد مباہی ہے
عیان ہے زیب و آرایش سے اس شب کے کہ خالق نے | عطا کی اوسکو وہ زینت کہ جو کچھ اوسکے چاہی ہے

[illegible]

ایضا

[illegible]

کیا ہے مہ تمام کہ خورشید نیمروز + دیکھو خیال کرکے تو یک ذرہ خال ہے

اس ماہ کی ہے جاہ و وجاہت کی یک جہت ماہ ظہور پرتو ذو الجلال ہے

ظل خدا ہے نور خدا مظہر خدا ظاہر جو اسمین ہے وہ خدا کا کمال ہے

ہے اتحاد ظاہر و مظہر مین واقعی ہے وہ بھی حق دوئی کا جو اونمین خیال ہے

ظاہر کا جسطرح کہ برابر ہے ممتنع مظہر کا بھی خیال مساوی محال ہے

وہ مظہر اتم ہے ذات اله کا + جو جامع جمیع شیون و خصال ہے

اور ماورا ذات محمد کو جو کہ ہے ایک ایک اسم خاص سے کچھ اتصال ہے

بیواسطہ ہے ایک وہی ظل ذوالجلال اوس ظل حق کا خلق مین مد ظلال ہے

ہر شے مین ہر سکاینن بہار ظہور ہے موجود کیا ہے آپکا ظل جمال ہے

مخفی نہین ہے آپ پر اسرار کائنات ہر ایک شی کا آپکو معلوم حال ہے

ادنی عطا ہی آپکی نعماء دو جہاں عالم تمہارے دست کرم کا نوال ہے

حاضر ہوا ہون محفل مولد مین یارسول اور کیا کہون فقیر کی صورت سوال ہے

ایضاً

اعمال کیا کہ نیت ہر اُمتی بھی ہے
اسپر عیان اگرچہ نہ دل کی بات ہے

بے علم کی ادائی شہادت کری کوئی
معصوم کا تو کیا نہ یہ فعلِ ثقات ہے

قرآن مین یکون شہیدًا لکھا ہی صاف
یہ اوسکی علم عام مین دشمن کو مات ہے

مظہر ہے جو کہ ذات خدائی قدیم کا
ظاہر برابر اوسکے حیات و ممات ہے

ایضاً

بشر جن و ملک کی مدح کیا شایان احمد ہے
کہ اللہ اور کلام اللہ ہے اور شان احمد ہے

گئے سے بار اَو اَدنیٰ کہ دربارِ معلی مین
خدا محرم ہے جبریل امین دربان احمد ہے

منوّر ہین اوسیکے عکس سے افلاک کے نیّر
وہ عالم جلوۂ نور رخ تابان احمد ہے

کری ارض و سما کے کیا بلا ہین قبۂ امکان
محیط دو جہان گوئی خم چوگان احمد ہے

ہوا یا رب کہان سے اختلاف روز و شب پیدا
مگر رمز لطیف جنبش مژگان احمد ہے

یہ شوکت ہی کہ ہے جو تاجدار ملک ملکوتی
غلام نرگس مردافگن فتان احمد ہے

جہنم کیا ہی آثار نگاہ قہر احمد ہی
گلستان جنان ظل لب خندان احمد ہے

جو ہے نور فلک سے لیکے تا گاو زمین پیدا
شکار ناوک صید افگن مژگان احمد ہے

۴۷

بحمد اللہ غلام انبیا اور اولیا ہوں میں	یہ نسبت ہے دو عالم میں کہ مفتاح سعادت ہے

ایضاً

الا یا ایہا الساقی الا یا ایہا الساقی	الا یا معین الدین بدہ جام مئی باقی
مئی میخانہ چشت است کہ یکجرعہ مستان را	نماید سر سیر النفسی و سیر آفاقی
بدیدی سر حق کر سرمہ خاک چشت را کردی	بیونان عمر ضائع کرد مشائی و اشراقی
اغثنی یا معین الدین ہلکنا یا معین الدین	ولم یہلکنی الا بعدکم عنی و اشواقی
انا المحموم مالی غیرکم طبی و تبریدی	انا المسموم مالی غیرکم راقی و تریاقی
الیکم لا الی الا بجذب کامل منکم	وان جاہدت ان شمرت ازمالی علی ساقی
دوا اور دوا اجمیر ہونکی ہے کہ سوئن	وہاں پہنچی نہ ہرگز فکر افلاطونی و ایلاقی
نہ مارے مست کیون ٹھوکر خم گردون کو اے	محمد یار حق یا در معین الدین ہو ساقی

ایضاً

چار یار مصطفی ہیں وہ جو پہلا یار ہے	شان اسکی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہے
یار غار مصطفی ایسا نہیں تھا دوسرا	مشتبہ اسمیں آیت قرآن کا انکار ہے

سردار جوانان بہشتی کو ہے لازم	اونکی سی مصیبت نہو دنیا مین کسی کی
وہ صبر کہ تھا بیت نبوت کے مناسب	باللہ کہ اوسمین سر مو بھی نہ کمی کی
غم تھا تو فقط اُمت احمد کے طرف سے	تھی ورنہ مصیبت تو اونہین خیر خوشی کی

ایضاً

حسین ہی کو فضیلت یہ بالخصوص ملی	ابوالائمۃ وابن علی و سبط نبی
عیان ہے جو کہ خدا اور نبی کی تھی بیان	فضیلت عامہ امت محمد کی
یہ ایک شمہ ہے اوسکا کہ انبیا کو بھی	شمول امت مرحومہ کی تمنا تھی
فضیلت عامہ امت کی جبکہ یہ کچھ ہو	تو پھر خواص کی سوچو تو کیا نہ کچھ ہوگی
خواص مین سے وہ بھی جو کہ سب اخص خواص	فضیلت اونکے علم سے اونہین ہوتی
اخص مین ہے جو لخت جگر سوں جزو نبی	وہاں رسائی نہین فکر عقل کل کو بھی
وہ جز کہ اشرف اجزا ہو اور راس نبی	خدا ہی جانے کہ کیا اوسنے اوسکو عزت دی
حدیث مین وہ جو الامثل فالامثل ہے	کچھ اسمین شرح فضیلت حسین کی ہوگی
سب اہل بیت نبی کو ملے بلا لیکن	ملی کسیکو نہ کرب و بلا حسین ایسی

سر عزت اطہر خاک دفن میں ہے بیسر	دختران زہرا کی کچھ نہ پردہ داری ہے
شرح ان وقائع کی کیا کرے کوئی مسلم	کس زبان کو طاقت ہے کسکے دل کو یاری ہے
بدو آفرینش سے کب سنے و دیکھی ہے	کربلا میں عترت پر جو بلا کہ طاری ہے
الغرض پیغمبر کو جو کہ رنج ہے اسکا	عمر بھر کے محزون پر سکیان یہ بھاری ہے
دیکھا ام سلمہ نے آپ آتے ہیں مضطر	جسم ہے غبار آلود دل میں رنج ساری ہے
اور کہا کہ مقتل سے ہیں حسین کے آیا	ام سلمہ فرماتین ہیں یہ آہ و زاری ہے
انکے ذکر سے مطلب یہان یہی ہے اے ہمدم	کہ یہ رنج بے پایان اور یہ بردباری ہے
اور تصرف و قوت جو نہ ہے انکو	حکم اونکا ناطق ہے دو جہان میں جاری ہے
الغرض لسے مانند شاہ کربلا کا بھی	رنج اختیاری ہے صبر اختیاری ہے

ایضا

محمد ایک ہی محبوب ذات کبریائی ہے	خدا کی یہ خدائی ہے محمد کی بنائی ہے
محمد کے سبب عزت محمد نے یہ پائی ہے	یہ از ملک سلیمانی مدینہ کی گدائی ہے
محمد ہی کے خاطر نقشبند کاف و نون ہے	مکان و کون کی دولت سراسر اسی کی بنائی ہے

محمد ہی کے باعث زمین و آسمان قائم

تمھارا نام مفتاح در مشکل کشائی ہے

ایضا

[illegible]

ایضا

[illegible]

کی جود نفس او سمیں علی نے ادا تمام	اور سمیں یہ کہ جود کا جو اہتمام ہے
ممکن نہیں کہ بند ہو حاجت فقیر کی	مشکل کشا امیر علیہ السلام ہے

ایضا

سخن میں میرے نہ یہ بو ہی گلاب کی ہے
کہ گل بہار تو آئے بوتراب کی ہے

علی کے دفتر حب میں جو ہیں بہشتی ہیں
نہ کچھ حساب کی حاجت نہ کچھ کتاب کی ہے

علی کا عرصۂ اوصاف ہے وہ بے پایاں
کہ ایک ذرہ خبر آفتاب کی ہے

سر رسول ہے حضرت علی کے زانو پر
نزول وحی سے کچھ حالت اک خواب کی ہے

نماز عصر علی نے پڑھی نہیں کہ ہوا
غروب جب سے ادا عادت آفتاب کی ہے

نبی افاقہ میں آئے تو آفتاب پھرا
علی کے واسطے یہ عزت انجناب کی ہے

سوئے علی ہے جو کل مغلقات کے فاتح
یہ فتح خیبر اثر ایک فتح باب کی ہے

کتاب حاوی شرع و طریقت اک مخرج
سخن مدینہ علم نبی کے باب کی ہے

طریق اہل سلوک و سبیل اہل وصول
رہ مدینہ علم نبی کے باب کی ہے

کتاب خلق علی سے جو حکمت عملی
ملا کے دیکھیے تو تلخیص ایک باب کی ہے

[illegible]

ایضا

[illegible]

لسکا ہے وہ مقدمۃ الجیش نامور
آدم ابو البشر جو زمین میں نزیل ہے

موسیٰ عصا بکف بسر دور باش ہے
خاصی کا خاص سفرہ بدست خلیل ہے

عیسیٰ نے اسکے مژدۂ آمد سے دم لیا
وہ مژدہ آب سنعالجہ تہر علیل ہے

ظاہر ہے اس تجمل و اجلال خاص سے
یہ مولد حبیب الہ جلیل ہے

ہے جسطرح محب منزہ شریک سے
محبوب بھی جو اسکا ہے وہ بے عدیل ہے

ہو دوسرا مثال خدا یہ محال ہے
احمد کا ہو مثیل یہ بھی مستحیل ہے

محبوب اور محب میں جو اتحاد ہے
فضل اوسکا اسکے فضل کے اوپر دلیل ہے

بندوں خدا کے امت احمد خوشی کرو
نعم الوکیل ہے وہ یہ نعم الکفیل ہے

ایضاً

کس گل کی بو کا یہ اثر فیض عام ہے
بزم جہاں میں جو یہ معطر مشام ہے

کس گل کی بو یہ گلشن عالم میں رچ گئی
جسپر چھڑکا آج جو عنبر شمام ہے

جنت پر آج عطر بہاری برس گیا
دوزخ بھی آج مجمرۂ عود خام ہے

کیا بو روح روح ہر جان بخش جان ہے
ارواح جملہ خلق کا جس سے قوام ہے

داشت شغف عجب زمانے برروز	زین سبب یافتہ سبق شرفی
اے خدا برکتِ آن شب کہ درو	بزمین آمدہ نور عرشی
جان مارا ز زمین بے کلفت	بسوے عالم اعلے ببری

ایضا

روے زمین مین نورِ خدا آشکار ہے	کیا شہر مولد شہِ عالم مدار ہے
ہے جو بہار فصل بہاری وہ کیا لکھون	یہان موسم خزان بھی تعریف رشک بہار ہے
کچھ اور بندھ گیا ہے سما آسمان کا	کچھ اور ہی کرشمۂ لیل و نہار ہے
دیکھا جو روز و شب کو تو صرف نثار ہین	ہے روز نور پاش تو شب مشکبار ہے
یہ مولد حبیب خداے قدیم ہے	جسپر تمام عالم امکان نثار ہے
ایک اوسکے بارگاہ کے فراش خانے ہے	بیچو یہ خیمہ گنبد نیلی حصار ہے
جنت ہے خوابگاہ وہان ہے جو سلسبیل	بحر کرم سے اوسکے وہ اک جوئبار ہے
جو حقِ نعت ہے وہ بشر سے ادا ہو	ہان اسقدر کہ پرتوۂ کردگار ہے
اے شہر مولد آپکی تعریف مین قصور	بندہ سے جو ہوا ہے بہت شرمسار ہے

ایضا

ماہ میلاد رسول اللہ ہے
مع اوسکی کیا سو جود لخواہ ہے
ذکر مین آیا نہ کچھ اسکے سوا
لائق اوس مولود کے یہ ماہ ہے
ایسا یہ ماہ اس مظہر اللہ کا ہے
عالم ایجاد کا شہنشاہ ہے
آسمان بھی اوسکے عالی جاہ کا ہے
روز تو خورشید اور شب ماہ ہے

ایضاً

مہ میلاد کیا ہے مشرق خورشید پاک ہے
مہ میلاد کیا ہے مطلع مہتاب احسان ہے
مہ میلاد کیا ہے مشعل ایوان امکان ہے
[illegible]

اور زمین مین جاری اوسکا ہے فیض | تہا جو چاہ شور شیرین چاہ ہے
اوسکا پا انداز ہے عرش برین | آسمان اطلس خرگاہ ہے
کہائے حق نے جان کی اسکے قسم | واہ یہ کیا شان عز و جاہ ہے
نا امید اس سے پہرا کوئی نہین | آستانہ اسکا وہ درگاہ ہے
عرض مطلب بیان زبان سے کیا ضرور | حال سے میری وہ خود آگاہ ہے

ایضاً

زمین پر آج یہ نور الٰہی جلوہ افگن ہے | کہ جو ذرہ ہے بطحی کا وہ رشک طور ایمن ہے
اگر سو لہ ہے اوس خورشید رو کا جسکے جلوے سے | جہان قاب قوسین عالم او ادنیٰ کا روشن ہے
بشر پایہ ملک پہنچے کوئی کیا اوسکے رتبہ کو | کہ شہباز ہمم کا جسکے او ادنیٰ نشیمن ہے
اوسے ابر کرم کے رشحۂ فیض تقدس سے | ہوا سرسبز یہ سب عالم امکان کا گلشن ہے
فرشتے عرش سے ہر روز آتی ہین زیارت کو | زمین پر اے مسلمانو یہ ادنیٰ فیض مدفن ہے
مقام غور سے کیا مورد الطاف ہوگا وہ | کہ جسکا حضرت شہ مدینہ خاص مسکن ہے
عنایات [illegible] زیارت زمین پر آتی | یہ مژدہ صاحب حضرت سے کتا ہو نہین ممکن ہے

[illegible]

کیا ہی تحیر یہ ارباب بین ہے یہ کہ یہ محفل | کرے کوئی جو مشکل مین دہ مشکل اوسکی آسان ہے

ایضا

شبستان زمین کیون آج کی شب سے منور ہے | یہ کیا ہے جو دماغ عرشیان کیسر معطر ہے
نظر کس خوبرو کی پڑ گئی ہے آج عالم پر | جو ویرانہ خرابہ ہے وہ رشک باغ و منظر ہے
گذر کس شمع عرش کا ہوا ہے بزم فرشی مین | کہ انبوہ ملائک مثل پروانہ زمین پر ہے
یہ کسکی حلق شیرین کی تجلی کا احاطہ ہے | جہان پہ سیاہی کی ہے جہان کان نمک وہ سنگ شکر ہے
یہ کس فیاض کے دنیا مین آنیکا کرشمہ ہے | کہ عالم مین جو گنج کوہ ہے وہ گنج گوہر ہے
کرامت ہی یہ کس کان کرم کے آمد آمد ہے | کہ کوہستان مین سنگ سیہ یاقوت احمر ہے
یہ کس ابر بہار سے ہوا ہی جوش سرسبزی | جو کاہ خشک ہی دنیا مین وہ سنبل سے تر ہے
تعجب کچھ نہین ان سب عجائب کا کہ اس شب مین | ظہور نیر پرنور میلاد پیمبر ہے
وہ پیغمبر وہ بحر فیض ہی ہے سلسبیل اوسکی | کرم کا ایک قطرہ ایک ساغر حوض کوثر ہے
ہمین کیا خوف موقف اور غم خورشید محشر ہے | وہ ظل اللہ گر سر پر ہمارے سایہ گستر ہے

ایضا

قصیدہ

ہی عیان تشبیہ کامل صوم کو تنزیہ سے — اس جہت سے صوم کو ہی کہتے یہ لفظ تنزیہ

صوم ہے ترک معدات و ممات وجود — صوم ہی قصر فنا فی اللہ کا رکن قوی

ہر عمل کا ذوق ہوتا ہی نمایان صوم مین — اس سبب سے صوم ہی شرط جہاد باطنی

پہر خدا نے صوم کو اک دوسرا خلعت دیا — وہ جو اوسکے حق مین فرمایا انا اجزی بہ

یہ خصوصیت بہی ہی جاے تردد ظاہرا — کہ جزا ہر ایک عمل کی دینے والا ہے خدا

اہل ظاہر نے یہان بہی صوم و غیر صوم مین — واسطے سو واسطے کے دونون مین تفریق کی

جملہ کامون کے جزا مین ہے ملک کا واسطہ — اور جزا مین صوم کے یہ واسطہ ہی منتفی

اہل باطن پر سو ظاہر کہ کیا ہے وہ جزا — ہی بقای بعد از فنا صائم کو جو مولا نے دی

یا الہی یہ ہمارا صوم بھی وہ صوم ہو — جسکو فرمایا ہے تو نے کہ انا اجزی بہ

ایضا

بارک اللہ کیا جشن ہے کہ کا یہ میلاد ہے — فرش سے لے عرش تک شور مبارکباد ہے

نور عرشی ہے چراغ بزم فرشی دیکہنا — میر سامان جشن کا کیا نیا ایجاد ہے

روح اعظم ہوگئی بیشک مجسم ورنہ کیون — عالم ارواح محو عالم اجساد ہے

قصیدہ

تانیج خواہشو مین ہے جو اسما الٰہی کی — محمد ہو کہ اس قصہ مین ماخذ اوسکا ومان ہے

محمد زیر واجب ہے مگر بالاے ممکن ہے — محمد مجمع قوس وجوب و قوس امکان ہے

محمد سے ہوا ہے امتیاز واجب و ممکن — محمد کی حقیقت کچھ عجب ایک سر پنہان ہے

یہ کیا ہے سو محمد کا مقام اس سے بہت عالی ہے — احد واحد مین حد فاصل اوسکا نور تابان ہے

وہ اوسجا ہی کہ اسماء و صفات حق تعالی کا — مقام او ادنیٰ مجمع البحرین یا بین الیوان ہے

نہ ہے نام وجوب اوسجا نہ امکان کا نشان کچھ بھی — محمد کا فقط ایک کوکب دری درخشان ہے

محمد وحدہ ہے یہان نہین کوئی شریک اسکا — دوئی شرکت سمجھنا وہان بکمال خبط خذلان ہے

وجوب امکان مین جو برزخ ہوا اسکا تنزل ہے — کہ ہر درجہ مین اس جان جہان کو سیر و سیران ہے

یہ درجہ دوسرا اوسمین حقائق کاملو نکے ہین شامل — محمد کی حقیقت مین وہ جمع اعیان عیان ہے

حقیقت کو خدا کی خلق نے جیسے نہ پہچانا — محمد کی حقیقت کے سمجھنے مین بھی نادان ہے

سبیل معرفت اللہ کی ذات محمد ہے — وہ ظاہر ہے یہ مظہر وہ معنون ہے یہ عنوان ہے

محمد کی حقیقت کو بھی جسنے جسقدر سمجھا — اسے مقدار حاصل بس خدا کا اوسکو عرفان ہے

خدا کا معرفت سے حصر مرأت محمد مین — جو ہے اوسکے سوا عرفان نہین ہے زیغ و طغیان ہے

شفاعت کو گنہگاروں کے حق میں خاص فرمایا	عجب یہ مژدہ دلچسپ شافع نے سنایا ہے
خدا اونکی سفارش کو نہ مانے یہ تحیر ہے	کسی عاشق نے بھی معشوق کی دلکو دکھایا ہے

ایضاً

کمالات بشر میں جیسے بالاتر نبوت ہے	کمالات امم میں سب سے بالاتر شہادت ہے
شہادت کے مشاہد سے ایسا غیبی ہیں	بجز اہل شہود اونکو سمجھ لے کسکی طاقت ہے
یعنی باللہ شہید ہیں حق تعالی کے عنایت سے	حسین ابن علی کو اس شہادت کی سیادت ہے
حسین ابن علی کا رتبہ ذاتی بھی ایسا ہے	کہ جنکی ذات سے حاصل شہیدوں کو سعادت ہے
حسین ابن علی جیسے رسول اللہ کے جزو ہیں	امامت بھی جو ہے اونکی وہ ایک جزو رسالت ہے
شہادت امتوں کی سب کمالوں میں ہے بالا تر	کمالات رسالت سے مگر کیا اوسکو نسبت ہے
حسین ابن علی کو اس امامت کے بھی درجہ ہیں	یہ نسبت اور اماموں کے تخصیص ایک فضیلت ہے
ہیں سبط نبی ابن علی اور منصب بیشک	امام ہیں کی نسل طاہر میں انہیں کی امامت ہے
خدا نے دی تصرف کی وہ قدرت ہے سارے عالم میں	اور اسکے ساتھ یہ صبر و تحمل کیا شجاعت ہے
تعجب کچھ نہیں انہیں اگر ایسی کرامت ہے	نبوت کی نیابت ہے محمد کے وراثت ہے

ذکر زباں ہو دل پہ نہیں مجکو اکتفا
ذکر حسین ہے اور میرا بند بند ہے

ایضاً

شب میلاد محبوب خدا ہی کیا عجب شب ہے
شب افشا سر کبریا ہے کیا عجب شب ہے

وہ شمس اوسمیں ہوا طالع کہ رد شمس کرتا ہے
وہ مہ نکلا کہ مہ کو شق کیا ہی کیا عجب شب ہے

وہ شب ہی جسمیں حرکت ہو گئی اجرام علوی کو
ستارہ مایل سافل ہوا ہی کیا عجب شب ہے

جو مسجود ارض میں ہیں باطل و حق سبکو حیرت ہے
صنم ہے سرنگون کعبہ جھکا ہی کیا عجب شب ہے

صنم ہی آج ساجد ہی مگر ہے سجدہ تھے
ادا دی سجدہ کعبہ کے ادا ہی کیا عجب شب ہے

ملا دی آبروی کفر اس شب نے یہ مٹی میں
کہ خاک آب سادہ ہو گیا ہی کیا عجب شب ہے

یہ شب کیا کفر سوز اور کیا ہی کما فرگش جو فارس میں
بڑا آتشکدہ تہا وہ بجھا ہی کیا عجب شب ہے

عجب شب ہی کہ اوسمیں قادر مطلق کی قدرت سے
عجائب کا تماشا ہو رہا ہی کیا عجب شب ہے

زمین پر آپ جو وہ آیا ہی تو عرش معلے سے
زمین کو ادعا استوا ہے کیا عجب شب ہے

ایضاً

مکا میں آج نور لامکاں کی آمد آمد ہے
جہاں سر دہ میں جان جہاں کی آمد آمد ہے

ایضاً

۵۹

باعث عجب راحت جان مجلس میلاد نبی
باعث امن و امان مجلس میلاد نبی
کما فی آرزو و شافی آزار و الم
صحت جسم و روان مجلس میلاد نبی

باعث حفظ ہے یہ چشم بد دوران سے	حرز آفات زمان مجلس میلاد نبی

ایضاً

عجب خوش وقت شب ہے یہ کہ جسمیں جسم جہاں خوش ہے ۔ مکان خوش ہے لامکاں خوش ہے زمین خوش ہے آسمان خوش ہے

خوشی کچھ آج ایسی چھا گئی ہے سارے عالم پر ۔ زمان خوش ہے لامکان خوش ہے زمین خوش ہے آسمان خوش ہے

دُر و زر جوہر و عنبر جہاں میں خوش ہیں سب کے سب ۔ شجر خشک و جہان کچھ بھی خوش ہے شجر و گل خوش ہے

جو ہے ذی روح خوش ہے نور ہی نور ہے یا رب ۔ چرندہ خوش پرندہ خوش ملک خوش انس و جان خوش ہے

خوشی پیدا ہوئی ہے ایک ہجر میں زمانے کے ۔ کھڑی ہے حور و غلمان خوش ہوں راز دان خوش ہے

خوشی نے کچھ نہ گھیرا عالم تکوین کو ہی اس شب ۔ کہیں کون و مکان خوش ہے کاہ کہکشان خوش ہے

خوشی ہے آب و گل میں بوستان کے ہو گئی داخل ۔ بہار بوستان خوش ہے خزان بوستان خوش ہے

بہار بے خزاں کی آمد آمد ہے گلستان میں ۔ خوشی کا کیا احاطہ ہے دل و جان ہر اک خوش ہے

خوشی سے بھر گیا ہر گھر ہر اک جا خوش ہے گھر گھر کا ۔ در و دیوار خوش ہے صحن خوش ہے آستان خوش ہے

عجب کیا گر نہ ہوتا خوش جہان سب کا اس شب میں ۔ کہ میلاد محمد ہے خداوند جہان خوش ہے

ایضاً

ہدایت و رفتار کا فرو مرتد پیمبر کے — خلافت کا جو حق تھا وات مین اوسکی وہ ظاہر

وہی ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کا موثر — معیت مین خدا کے ساتھ پیغمبر کے مضمر ہے

وہ جیش اللہ جو ہے اللہ کے محبوب کا لشکر — ابوبکر ان سرفرازونکا سردار او رسر ہے

وہ لشکر ہے جو حزب اللہ غالب لقب اوسکا — ابوبکر ایسے حزب خاص کا جو میر عسکر ہے

صحابہ سب نجوم حق نما ہے دین کے ہادی — ابوبکر ان نجوم رہنما مین مہر انور ہے

سوا تھا خانۂ دین تیرہ مرنے سے پیمبر کے — وہ نور ہمت صدیق سے ابتک منور ہی

نہوتی تھی عبادت حق کی غیر از تین مسجد کے — زمین پر دیکھ لو علم سیر مین یہ مفسر ہے

یہ زور بازوی صدیق کا ہی زر دریا نے ان — کہ آبادان ہزاران مسجد و محراب و منبر ہے

مجھے تزویر سے زردشتی و رومیکے کیا خطرہ — کہ میرا جلکے وہ یار محمد یار و یاور ہے

ایضاً

فضیلت حضرت فاروق کی بیحد و پایان ہے — جلال و عظمت اونکی نام نامی سے نمایان ہے

نہ کیون مرہون منت اونکا ہو فرد امتکا — بنای شوکت دین بنی جب اونکا ایمان ہو

تمنا واسطے تائید دین کے اونکے ایمان کے — نبی نے کی خدا سے اونکی یہ ایمان کی شان ہے

ایضاً

سوا اوس سے منور خانۂ دین
سراپا نور ہے نور خدا ہے
عیان ہے شکل نورانی سے اوسکی
کہ نور حق مجسم ہو گیا ہے
سوا تھا نور ظاہر باطن اوسکا
نبی کا یک نکتہ ذوالنورین کا ہے
نبی کا یار ہے خویش نبی ہے
عجب نور ہے علی نور بنا ہے
وہ نور نبیوں اللہ تھا ازل سے
یہ میرا مدعا ہے یا الٰہی یارب
طفیل اصحاب کے ہو میری مغفرت بھی

ایضاً

کیا کار روا نام خدا نام علی ہے	ہر درد کی درمان و دوا نام علی ہے
مخلص ہوں علی کا نہین مشکل کا مجھے ڈر	ہے مجھکو یقین عقدہ کشا نام علی ہے
پائی ہے خلاص اسنے مصیبت سے مقرر	اخلاص سے جسنے کہ لیا نام علی ہے
بیماری محرومی طالع کے جہان مین	دار وے شفا عین شفا نام علی ہے
ہے نام علی جملہ مہمات مین کافی	گنجینۂ اسرار دعا نام علی ہے
مٹ جاتی ہے جو فکر کہ ہو نام علی سے	مہموم کا اندوہ ربا نام علی ہے
ہو جاتے ہین خوش غمزدگان نام علی سے	مغموم کو کیا فرح فزا نام علی ہے
دارین مین غیر اسکے نہین اپنا وسیلہ	کونین کا بس کار روا نام علی ہے
آفات زمانہ سے ہی وہ حصن حصین ہے	حرز دل و جان جسنے کیا نام علی ہے

ایضاً

نہ تنہا مظہر روح پیمبر روح حیدر ہے	کہ دم و لحم حیدر کا دم و لحم پیمبر ہے
اثر وحدت کا ہے جو آیۂ تطہیر مین حیدر	نبی کے ساتھ ملکر ایک صیغہ سے مطہر ہے

ہویدا کرسی نہ آسمان مین آج شادی ہے
عقول عشرہ قدس اشیان مین آج شادی ہے

یہ روز مولد محبوب خلاق دو عالم ہے
جو ہی مخلوق اوسکا اوسکی جانمین آج شادی ہے

بہار بوستان ہی مین نہین ہے آج کچھ شادی
کہ جان مردہ فصل خزانمین آج شادی ہے

خدای دو جہان خوش اوسکو رکھیگا دو عالم مین
کہ اس مولد کی جنکے خاندانمین آج شادی ہے

خرابہ گلخن و کوہ بیابان مین بھی ہے شادی
نہ تنہا مرغزار و بوستان مین آج شادی ہے

بحمد اللہ شفیع مذنبان کی آمد آمد ہے
گروہ عاصیان و مجرمان مین آج شادی ہے

یہ معمار قضانی راہ کیا سیدہی بنا دی ہے
محمد کی محبت جسکے دلمین ہو وہ ہادی ہے

مریگا جو کوئی مومن محمد کے محبت مین
بروز حشر ہول محشر اوسکو روز شادی ہے

یہ سارا پرتوہ ہی عنصر پاک محمد کا
جہانمین جو کہ آبی آتشی خاکی و بادی ہے

محمد کی حقیقت ہی حقایق کی ہی پیدایش
وہی ہی مبدء اول وہی اصل مبادی ہے

نہایت معرفت عارفکی ہی بس اس حقیقت تک
ترقیکا طلب کار اس سے ہونا کج نہادی ہے

غبار خاک پای پاک کو اوسکے ملایک نے
لیا تعظیم سے آنکھوں مین اپنی اوسکو جادی ہے

اوسکی نام سے پہنچے ساحل مقصود پر ہو وہ
وہ کشتی نوح نے اپنی جو طوفان مین بہادی ہے

ایضاً

کیا زمین پر آج لطف خالق معبود ہے	جس سے ہر یک ذرہ ذرہ شمس کا محسود ہے
حبذا دنیا مین کیا ظاہر ہوا روز سعید	بارک اللہ جلوہ فرما کیا شب مسعود ہے
کیا تعجب ہے اگر روشن ہوا روی زمین	جلوہ فرما آج اوس پر محفل مولود ہے
حق تعالے نے کیا ہے ذکر حضرت کو بلند	ذکر محبوب خدا کا فضل نا محدود ہے
جس جگہ ذکر مبارک ہو رسول اللہ کا	دست بستہ صف ملایک کی وہان موجود ہے
بزم ذکر شاہ دین پر ہو فدا اے اہل دین	دین و دنیا کی تکو گر طلب بہبود ہے
ذکر حضرت پر پڑھو اے اہل دین تسلیم و درود	جسکی ہر امین رضای ذات حق موعود ہے

ایضاً

مرحبا دنیا مین آیا کیا مبارک ماہ ہے	برکتین بیحد ہے لایا کیا مبارک ماہ ہے
کیا مبارک ماہ ہے جسکی سب دنیا مین آج	ابر لطف حق ہے چھایا کیا مبارک ماہ ہے
حبذا کیا ماہ ہے آمد ہی جسکے سربسر	نام تک غم کا مٹایا کیا مبارک ماہ ہے
سب کرشمہ خلق کا دنیا مین اب اس ماہ نے	اہل دین کو ہے دکھایا کیا مبارک ماہ ہے

ایضاً

فرحت و نعمت کا مخزن محفل میلاد ہے
برکت و رحمت کا معدن محفل میلاد ہے

اسکا ہر یک ذرہ تابان ہے بسان مہر و ماہ
واہ کیا پر نور ور روشن محفل میلاد ہے

خاک بھی اس بزم کی ہے پر شرف اکسیر سے
زیب بخشی سے مزین محفل میلاد ہے

عرش معراج ملایک بیگمان ہے وہ مکان
جس مکان میں جلوہ افگن محفل میلاد ہے

غیر احباب نبی کا ہے نہ اسمیں دخل و بار
خلد کا دنیا میں گلشن محفل میلاد ہے

دیدہ ایمان کو ملتی ہے جو اس سے تازگی
رشک صحن سرو و سوسن محفل میلاد ہے

دیکھتے ہیں اہل بصیرت نور حق کو دیکھتی
اونکی حقمیں طور ایمان محفل میلاد ہے

ایضاً

ہوا روی زمین کیوں آج رشک باغ رضوان ہے
عیان ہر شش جہت میں نور کا عالم نمایان ہے

بیابان میں ہوا ہے حال یہ ہر سنگریزہ کا
وفور نور سے خجلت دہ یاقوت مرجان ہے

کھلی ہیں بسکہ دروازہ کرامت کی خزانونکے
ہوا سعد وہ لوح دہر سے سب حرف حرمان ہے

ہوا ہے فیض جاری اب یہ ابر رحمت حق کا
جدھر دیکھو برستا رافت و رحمت کا باران ہے

یہ کسکی نور انور سے منور ہو گئی محفل
کہ ہر فانوس گویا غیرت خورشید تابان ہے

ایضاً

دیوان عالم اور سما جو عالم ہی شاد ہے

اس بدر کا عقدہ وہم عیسیٰ سے نہ وا ہو	وابستہ ہی بس ایک شفاعت نبی سے
کرتا تھا جو روح القدس امداد مسیحا	حسان کا مددگار ہوا نعت نبی سے
طرح نہ انسان و ملک ہی ہین گویا ناطق	ہین اپنی طرح ارض و سما نعت نبی سے
ہی نعت نبی سار ہی عناصر مین گگویا	ہی آتش و خاک آب ہوا نعت نبی سے
جب ذات نبی رحمت عالم ہے تو کیونکر	ہر ذرہ نہ ہو نغمہ سرا نعت نبی سے
ہے ربط محبت جو خدا اور نبی مین	مربوط ہوئی حمد خدا نعت نبی سے
قران کو نہ صرف اترین ہین جتنی کی کتابین	اللہ نے ہی زیب دیا نعت نبی سے
عقبی مین بھی زیر قدم انکی بہشت	دنیا مین سرفراز کیا نعت نبی سے

ایضاً

شکر صد شکر پھر آیا بخوشی	ماہ میلاد رسول عربی
ہو گئی کون و مکان پھر پر نور	فرش سے عرش تلک دہوم مچی
پھر بہار آئی چمن پھر پھولا +	اہل ایمان کے کھلی دلکی کلی
پھر ہوا ابر گرم جلوہ فگن +	پھر اہوا لطف و عنایت کی چلی

قصیدہ

ظاہر ہر ایک چیز مین احمد کا نور ہی
کیا نور ہی کہ شان خدا کا ظہور ہی

احمد احد مین میم وفا مرکا فرق
دو نون مین اتحاد ظہور و ظہور ہی

خدا نے سب جہان پیدا کیا نور محمد سے
ہوئی ہین سب عوالم پر ضیا نور محمد سے

خلیل اللہ کو خلعت کا خلعت اور آدم کو
خدا کا حلہ صفوت ملا نور محمد سے

اونہین کے واسطے خلق نے خالق کو پہچانا
ہوا سب پر عیان نور خدا نور محمد سے

اثر سے اونکی فیض عام کے خالی نہین ہے کچھ
ملا ہی سلسلہ ہر چیز کا نور محمد سے

نہوتے خلق مین شمس و قمر ہرگز کبھی تابان
نہ ملتا اونکو گر کچھ پرتو نور محمد سے

اوسی کیا خوف ہو نار سقر کا روز محشر مین
کہ جسکے دل مین ہو عشق و ولا نور محمد سے

ایضاً

جو کچھ عرش سے تا بزیر زمین ہے
طفیل جناب شہنشاہ دین ہے

وہ ذات مقدس کہ خود جنکا مداح
جناب خدای جہان آفرین ہے

نہین ہے مساوی محمد کا ممکن
نہین ہے نہین ہے نہین ہی نہین ہے

سبھی بات مین سارے عالم سے افضل
اونہین کا لقب رحمۃ العالمین ہے

جو رکھتا ہی شک اوسمین ملحد ہی بیشک
کہ سب اہل دین کا اسی پر یقین ہے

لکھون در کہ پاک کی کیا مراتب
کہ خادم وہان ذات روح الامین ہے

قصیدہ

دور کب ہو نہ مرے تلسے بیابان ہوگا
ہاے کسدن شبِ ہجر اشکا گریبان ہوگا

وصل کی صبح کا کب ہاتھہ مین دامان ہوگا

ہین اسی شوق مین کٹتے ہیں مرے لیل و نہار
ہای حبیب ہو جاے مری جان نثار

ہای کسوقت کھلیگا یہ مرے دل کا غبار
سبزہ و ساقی و می مطرب و فی ابر بہار

لب جو سایۂ از طرف گلستان ہوگا

چھوٹے کاش جو کنج قفسِ یاس سے ہم
ایکدم کو بھی نہ چھٹے کبھی گلزار سے ہم

دیکھیے سیر ہون کب شربتِ دیدار سے ہم
کب بہار آئے ہم آغوش ہون کب یار سے ہم

کب مہیا ہمین عشرت کا یہ سامان ہوگا

مجکو ہر لحظہ ہی امید خدا سے مضبوط
رحمتِ حق سے ہی ہرگز نہ مرے دلکو قنوط

دیکھیے کب ہو دعا میری اثر سے مربوط
کب پلیگا مجھے وہ جام کہ جسمین مخلوط

چند قطرہ عرقِ چہرۂ جانان ہوگا

ہو بہ مقبول مرادے دیکھیے کب عجز و نیاز
ہو یہ کوتاہ شبِ ہجر کی کب زلفِ دراز

کس گھڑی آنکھون کے آگے سے اٹھے پردۂ راز
کب میسر ہو مجھے سیرِ مقاماتِ حجاز

قصیدہ دیگر

٦٨

قصیدهٔ دیگر

ای حامی روز جزا ای هادی راهِ خدا	ای والی ملکِ نبی یا مصطفی یا مجتبی
فخرِ عجم فخرِ عرب مطلوبِ حق محبوبِ رب	عالی نسب والا حسب سرخیل فوجِ اصفیا
ای حضرتِ فخرِ رسل باغِ رسالت را تو گل	افضل تو از هر جزو کل ای زیبِ قصرِ اصطفا
نامِ تو یا سلطانِ دین با نامِ حق گشته قرین	شد وردِ نامت بالیقین دردِ دو عالم را دوا
هم حضرتِ آدم صفی هم حضرتِ نوحِ نبی	گشته بنامت ملتجی ای پیشوای انبیا
توریت انجیل و زبور مملو است از وصفِ حضور	وصفِ تو در قرآن بنور حق کرد با نور الهدی
مافی السماک الی السمک جن و بشر حور و ملک	بحر و بر و ارض و فلک گشت از طفیلت جمله ها
ای معجز آیت لا تعد وی وصفِ حسنت لا تحد	هستی تو با الله الصمد نور الهدی خیر الوری
کرده سلامِ تو حجر سجده ترا کرده شجر	هم شق کردی تو قمر هم رد کردی شمس را
ذاتِ تو پاک از شر و عیب کرده خدا بی‌شک و ریب	ظاهر ترا هر سرِ غیب هستی رسولِ مرتضی
جسمِ تو یا سلطانِ جهان اعجاز را باشد چو کان	صد معجزه گشته عیان از هستی اطهر تا بپا
قدِ تو ای شاهِ زمان بهتر ز طوبی بی گمان	آن سان ندارد این پاک آن طوبی بهر یک اقتدا

هم بدست تو جاری بشود از بهر ارواء جنود | یک چشمهٔ اکرام وجود ای بحر الطاف و عطا

روز حنین یک مشت خاک انداختی زان دست پاک | گویا که آمد از سماک بر کافران قهر و بلا

توصیف آن رمی لطیف کامد از آن دست عفیف | برخوان بقرآن شریف نسبت بخود کردش خدا

گویم هزاران شعر و بیت باشد هزاران کیت و بیت | در شرح آن یک ما رمیت یک ذره نتوان کرد ادا

زان نفی و اثبات عجب فرمود در قرآن که رب | عشاق تو اندر طرب پنهان در و اسرارها

ای تاج اجلال و جمال هر ناخنت شکل هلال | استغفر الذین بقال بل بدر پیشش چون سها

صدر تو ای صدر الوری مشروح از شرح خدا | سر دو عالم جمله را دانی تو بی شک یا شها

پشت تو از فضل اله ما را بود پشت و پناه | امید ما را تکیه گاه ای خواجه غمخوار ما

ای واقف سر قدم از عرش هم برتر قدم | قدمی که حق خورد قسم هر درد ما خاکش دوا

از هیبت رعبت هم شد نرم سنگ سخت هم | حتی که نقش آن قدم ظاهر برو شد بارها

وصف عروجت یا نبی حق گفت سبحان الذی | زاید چه باشد برتری صل علی صل علی

گشتی تو یا خیر الانام در مسجد اقصی امام | جمله رسولان کرام کرده بحضرت اقتدا

آن مرکب شبها که گذشته از تیلی رو | آن برق بوده یا براق کو تیز رفته از صبا

٧١

افزون ز جمله رتبتش خوش وقت وقت هجرتش | ثابت ز قرآن صحبتش این رتبه خاص آمد ورا
در غار بوده خلوتش لفظ معیت خلعتش | شد لفظ صاحب شهرتش در بدل زهرا از دها
پیش نبی از بس نیاز میداشت آن واقف ز راز | آخر نبی بهر نماز کردش خلیفه بر ملا
وان حضرت فاروق هم کش بهر کفار الم | کردش خدا تیغ دودم عدلش چو شمس اندر سما
صیت جلالش مثل برق از غرب رفته تا بشرق | در حق و باطل کرده فرق فاروق اعظم مرحبا
در عهد او کفار خوار در همتش دین آشکار | شیطان ز ناموسش در فرار بر قول پاک مصطفی
کرده نبی لقبش سراج اسلام راشد زور و رواج | قیصر فرستادش خراج کسری گریزان جابجا
بنواخته آن شاه دین نقاره حق بالیقین | از روم تا ایران زمین رحمت بروحش دائما
حکمش روان بر رود نیل بوده یقین بی قال و قیل | کافران قهر جلیل از رعب او روز دعا
آن شاه ذی النورین امام محو رضایت لاکلام | آن مخزن جود تمام آن معدن علم و حیا
بیعت رضوان عجب دریافت فضل آن خاص رب | خوش فضل فضل با طرب صد فضل بر فضلش فدا
کرده رسول سنگخو از لطف بیعایت برخ | قایم مقام دست او دست شریف باوفا
آن صاحب فخر جلا دروازه علم نبی | شیر خدا حضرت علی کان هم بحر سخا

مدحِ تو گفتم یا رسول افتد اگر ہیست فضول ۔ عزت سر اگر د حصول با ہم شرف بے انتہا

قصیدہ دیگر

دل سے سنو یہ مسلمین ہیگی نعتِ شاہِ دین ۔ ہین ۔ فخرِ مرسلین یعنے جناب مصطفے

سر سے قدم تلک حضور نورِ خدا کے تھے ظہور ۔ حق نے انھین کیا ہی نور کے سایہ کیا بھلا

کیا لکھے کوئی آدمی مدح و ثنا حضور کی ۔ شان ہے آپکی بڑی اونکی خدا نے کی ثنا

ہین وہ جناب لاکلام افضل خلق سے بالتمام ۔ ڈر کے اونھین کے ہین غلام ہین جو تمام اصفیا

ذات تھی آپکی کریم خُلق تھا آپکا عظیم ۔ مظہرِ حضرتِ رحیم وہ تھے حبیبِ کبریا

نام سے اونکے ملتجی حضرتِ آدم صفے ۔ اور جناب نوح بھی بلکہ تمام انبیا

اونکے سبب سے تھے خلیل رتبہ ہے اونکا بس جلیل ۔ کچھ نہین اسمین قال و قیل ہینگے وہ شاہِ دوسرا

جن دنون دھوم دھام تھی اونکے ظہور پاک کی ۔ نارِ مجوس بجھ گئی آیا عجم مین زلزلہ

پیدا ہوے وہ خاص رب رعب سے جنکے سارے شب ۔ گوشگے ہو ملوک سب کوئی نہ بت کھڑا رہا

پیدا ہوے وہ جسگھڑی فرش سے عرش تک مچی ۔ دھوم عطا و لطف کی خاص وہ وقتِ لطف تھا

پیدا ہوے وہ شاہِ دین سجدہ کنان جبہہ بر زمین ۔ نور مین غرق تھی زمین شمس و قمر سے بھی سوا

ایک قدم بھی گر چلون چلنے کا نام بلکہ ہون
نورِ شہود سے جلون آگے نہ رتبہ ہو مرا

آگے بڑھے شہِ عرب قطع کیے حجاب سب
شوق مین تھے وہ محوِ رب کوئی عیان نہ ساتھ تھا

عرش کے جب ہوے قریب حضرتِ حق کے وہ حبیب
قطرۂ رحمتِ عجیب اونکی زبان پہ آگیا

کھل گئے بس سبھی علوم جاتے رہے سبھی غموم
رحمتِ حق کا جب ہجوم قلبِ شریف پر ہوا

رتبہ ہی اونکا اسقدر ہو بیچے وہ یعنی عرش پر
اور سبھی کر گئے گذر پایا مزا کلام کا

پہنچے جہان وہ شاہِ دین فکر کا وان گذر نہین
نعمتین اپنے رب سے لین سارے جہان سے سوا

تھے جو کریم وہ نبی بھولے نہ ہمکو وان بھی
بولے وہان بھی اُمتی یاد ہمین وہان کیا

چاہیے ہمکو اب ضرور چھوڑ دیے فسق اور فجور
ولے ہون تابعِ حضور ایسا ہو جنکا پیشوا

چاہیے ہمکو سر بسر ہو وین فدا حضور پر
حکم کو اونکے آنکھہ پر رکھکے کرین جو کچھ کہا

فرض ہی ہم پہ دوستی اونکی اور اونکے یارونکی
شک جو کرے ہو دوزخی شک نہین اسمین مطلقا

آپکے یار بالیقین ہینگے سبھی وہ رکنِ دین
جنکے سبب سے یہ زمین دین کا سلسلہ چلا

خاص جو تھے وہ چار یار جان سے اونپہ تھے نثار
دینِ نبی کے شہسوار ہین وہ سبھون کے مقتدا

پہلے وہ حضرتِ عتیق خاص حضور کے رفیق
عشقِ حضور مین غریق رہوین وہ بالیقین سدا

۷۳

یا شہِ مصطفے لقب فخرِ عجم شہِ عرب
رہیگی یہ عرض میری اب کیجیے حق سے بس دعا

خستہ ہوا ہون سربسر لیجیے میری اب خبر
کیجیے مجھپہ یک نظر رحم کی شاہِ دوسرا

حال ہوا ب مرا تباہ کیجیے لطف کی نگاہ
آپ ہین دو جہان کے شاہ مین ہون حضور کا گدا

قدر ہی اونکی بس رفیع اونکا ہو دو جہان مطیع
ہون وہی پیشِ حق شفیع حشر کے روز برملا

کیا ہی وہ روزِ حشر کا مصدرِ آفت و بلا
چارون طرف یہ ہونداآج ہی وقت قہر کا

کام نہ آوے مال و زر چھوڑدین مادر و پدر
بھولین سبھی ہان مگر حضرتِ شاہِ انبیا

ہوئیگا سر پہ آفتاب جلنے لگین گے شیخ و شاب
جب نہ رہے کسیکو تاب جاہین ...

دور ہو تا لہ وہ ہراس ڈھونڈین وہ انبیا کے پاس
ہوے سبھی جگہ سے یاس لیک حضور کے سوا

آوین گے جب شہِ زمن لطف سے بخشِ ذوالمنن
ہووے وہ دشت سب چمن اونکی جو گھی ہین ولا

قصیدہ درشان حضرت صدیق اکبرؓ

صد سلام از ما بود بر یارِ غارِ مصطفے
حضرتِ صدیق اکبر خاص یارِ مصطفے

اکرم و اتقی بود ہم افضل و اعلیٰ بود
ذاتِ او از جملہ اصحابِ کبارِ مصطفے

قبل بعثت بعد بعثت قبل ہجرت بعد ازان
بود ہر دم ذاتِ پاکش غمگسارِ مصطفے

کرد اندر عشق جان خود نثار مصطفے

از کف انوار پاش فیض یار مصطفے

بعد موتش نیز نعش پاک چون بنہادہ شد

بر در آن روضۂ جنت بہار مصطفے

یار من داخل بود اندر جوار مصطفے

نامِ غم صفحۂ عالم سے ہوا محو اس سال
تھا جو غمدیدۂ و غمناک طربناک ہی آج

گلشنِ دہر میں آج اس سے طرب چھائی ہے
بید سا وا بھی ہے از تاک طربناک ہی آج

نہیں حاجت ہمیں ہمی سازی مے نوشی کی
جسنے دیکھا شجر و تاک طربناک ہی آج

آج خمار سکے محتاج نہیں اہلِ طرب
شاخ و برگ و ثمر و تاک طربناک ہی آج

قصیده

گویم بصدق جان [illegible] ز لطف الله الصمد
نعتِ شہِ دنیا و دین محبوبِ درگاهِ احد

آن صاحبِ فخرِ خدا سلطان خوبان جہان
نورِ رخِ شمس و قمر تا نورِ پاکش کی رسد

پیدا شده از فضلِ رب سابق ز جمله نور او
زان گشت پیدا جمله شی آمد دو و چون جزو عدد

رفت از زمین تا آسمان و ز آسمان تا عرشِ پاک
بوده براقِ او ہوا یا برق کز جستی جہد

نورِ خدا پاک دیده هم قولِ پاکِ او شنید
از فضل و الطافِ خدا دریافت فضلِ لا تحد

انداخت سوئے کافران از دست چون یک مشت خاک
شد ہمچو صد طشتِ بلا کو از فلک پیہم فتد

چون کرد ایمائے شریف آن شاه از انگشتِ پاک
کرده قمر شق بر ملا هم شمس را او کرد رد

آبِ دہانِ خویش چون انداخت بر چشمِ امیر
از برکتِ تاثیرِ او فی الفور زایل شد رمد

قصیدہ

جلوۂ روئے مقدس ہو نصیب
کبھی ہم پہ عنایت کی نظر
دل کی خواہش ہے یہی شام و سحر
کاش ہم خواب مین دیکھین وہ قدم
خاکِ نعلین کی ہاتھ آئے اگر
اپنا ہم اوسکو کرین کحلِ بصر

ہر مقصدِ دنیا و دین دریابد از فضلِ خدا | ہر کس کہ با قصدِ ملی تا قبرِ پاکِ او رود
باشد ضرورت ہر کرا خواندہ دو رکعات نماز | بعدش شہِ دین را ندا بہرِ توجہ او کند
از برکتِ اسمِ نبی گردد مرادِ او حصول | بنگر تو در حصنِ حصین ہست این روایت معتمد
ای دل مشو زار و حزین از شدتِ رنج و بلا | درخواہ از محبوبِ حق در مشکلاتِ خود مدد
از لطفِ او چہ بود عجب گر از گلستانِ کرم | روزی نسیمِ جانفزا بر عبدِ قادر ہم وزد

قصیدہ

للہ الحمد کہ پھر آیا ہے ماہِ میلاد | جسکی برکت سے ہی صاحبِ ایمان دلشاد
ہو نہ فرحتِ مولد سے جو بائے تخفیف | اہلِ دین کیون نہو غم بار سے سقر سے آزاد
اہلِ اسلام کو لازم ہی کرین عشق سے سب | ماہِ میلاد کو آراستہ مثلِ اعیاد
رات دن پڑھتے رہین مدحتِ محبوبِ خدا | گرچہ جل جائین عدو اور سے قلوبِ حساد
محفلِ ذکرِ پیمبر کا بیان ہو کیا فضل | ذکرِ پاک آپکا ہی افضلِ جملہ اوراد
ہی بڑا فایدہ اس بزمِ مبارک مین یہ | ہوئے اس ذکر سے اسلام کی محکم بنیاد
دخلِ ابلیس کا ہو ذکرِ نبی مین کیونکر | پھر جھکن ہی ابد تک کہ ہم ہو اضداد

قصیدہ

ماہِ ربیع الاول

اپنے محبوب کا مولد جو ہے تشریف ہوا	آج آیا ہے ذرا یاد دلانے ماہ ربیع الاول
منتظر سب ہے ہیں رحمت کے ترے دل میں	آئیگا دیکھیے کب ماہ ربیع الاول
کیسے پرنور و صفا کون و مکان ہوتا ہے	تشریف فرما ہی جب ماہ ربیع الاول
ہر زمان نور فشان مثل سحر رہتا ہے	چہ بروز و چہ بشب ماہ ربیع الاول
نور سے ہر در و دیوار کو کر دیتا ہے	رشکِ مرآتِ حلب ماہ ربیع الاول
اپنی برکت سے محبون کا مٹا دیتا ہے	کلفت و رنج و تعب ماہ ربیع الاول
جو کہ ہیں منکرِ دین اور منافق پیشہ	ان پہ لاتا ہے غضب ماہ ربیع الاول

قصیدہ

ای دلِ غمزدہ میخواہی اگر امن جو امان	از سر صدق بخوان نعتِ امامِ دو جہان
رونقِ ارض و سما مخزنِ الطاف و عطا	افسرِ خیلِ رسل باعثِ عزِ دو ران
سیدِ جن و بشر موجبِ فخرِ عالم	گلِ گلزارِ نبوت شرفِ کون و مکان
آمد از ہیبتِ او کسر بقصرِ کسری	سرنگون گشتہ ہم از ہیبتِ او جملہ بتان
شاہِ دین وقت تولد بہ جبین سجدہ نمود	ہم ز حق خواست شفاعت پی امت بزبان

۷۸

قصیده

گرچه بد کردم و بد کردم و صد بد کردم | نام پاک تو ولی هست مرا ورد بجان
نائب حق و محبوب خداوند قدیر | مشکلات دو جهان پیش تو سهل و آسان
بهر آن هر دو جگر گوشهٔ خود یا حضرت | که شده هر دو بحق سید شباب جنان
آن یکی فخر زمن سید سادات حسن | چه کنم ذکر زمن باد فدایش دل و جان
وان دگر سید کونین و امام ثقلین | نام آن سرور والا حسین است عیان
بهر شهزادهٔ خود حضرت غوث الثقلین | که بدو دست گرفتم ز جنابش دامان
لطف فرما بمن خسته دل ای رحمت حق | سخت دل تنگم و افسرده و خوار و حیران
راه گم کردم و پیش در چشم اعمی | راه بنما که توئی هادی ره گم شدگان
کن جلا دلم از صیقل عقوبت شاها | شد سیه آئینهٔ قلب ز زنگ عصیان
باد بر لحظه به هر وقت صبح و به مسا | صد تحیات و سلام از پی آن شاه روان
سوی تو رسم تو تسلیم قبولش فرما | ای حبیب الفقرا مظهر وصف رحمان
جمله اصحاب تو از رحمت حق شام و سحر | خاص آن چار که هستند پی دین ارکان
عاشق صادق تو حضرت صدیق که بود | یار غار تو بود سرور همه صدیقان

قصیده

ذاتِ عالی ہی چشمۂ الطاف	بحرِ فیضِ عمیم ظاہر ہو
تم کو حق نے کیا رؤف و رحیم	اے رءوف و رحیم ظاہر ہو
قاسمِ رزق و قاسمِ عرفان	جنتون کے قسیم ظاہر ہو
گنجِ رحمت جہان کو عزت بخش	کانِ خُلقِ عظیم ظاہر ہو
کعبہ پر آپ کا علَم ہی کھڑا	فخرِ بیت و حطیم ظاہر ہو
قابَ قوسَین کی ہی جا خالی	اوس مکان کے مقیم ظاہر ہو
دورِ عہدِ کلیم طور گیا	عرشِ حق کے کلیم ظاہر ہو
سب عوالم ہین خستہ و بیمار	دردِ دل کے حکیم ظاہر ہو

مخمس

نہ کیونکر ذاتِ آنحضرت کی سب عالم سے برتر ہو	کہ اصلِ جنس ہر ممکن کا جب وہ نور انور ہو
بھلا کس کا ہے یہ رتبہ کہ اوس سرور کا ہمسر ہو	بشر یا ابو البشر کیونکر بھلا اوس کے برابر ہو

ابو العالم جو ہو اور مظہرِ اللہ اکبر ہو

بقولِ حق ہے یہ عالم کو رحمت اونکی شامل ہے	خدا شاہد ہے ہر اک صفتِ ممکن اونکو حاصل ہے

٧٩

[illegible]

مخمس

جب ذاتِ نبی مظہرِ ربِ احدِ مجسم ہو
اور پھر یہ مدینہ پہ جو تخصیصِ کرم ہو
پھر ارض کا مدفن سے جو پیر نور شکم ہو
کیوں پست وہ تا فلک اس نعم سے نہ خم ہو
مرغوبِ محمد جو مدینے کا حرم ہو

رتبہ ہی شہِ دین کا بڑا کون و مکان سے
یاں نطقِ بشر عاجز و قاصر ہی بیان کے
اوس شہ کے لایق کی ثنا لاؤں کہاں سے
جو نامہ لکھے حالِ جہاں ایک زبان سے
ہو وصفِ محمد نہیں یہ لازم کہ عدم ہو

حادث کو نہ تھا کچھ بھی قدم سے جو تعلق
جب مرتبہ اوس شاہ کا اس درجہ کو پہنچا
برزخ وہ وجودِ نبوی اسلیے ٹھہرا
حادث کو رسائی ہو وہاں کیونکہ کہ جس جا
فانی ہو حدوث اور عیاں رنگ قدم ہو

ہر رتبہ ملا اونہیں ما اللہ ہی حاصل
امکان ہو مثلِ نبوی وہم ہے باطل
حاشا کہ کوئی شاہِ جہان سے ہو مقابل
ممکن نہیں ہو عالمِ امکان کے مماثل
وہ ذات کہ امکان و وجوب اوس میں بہم ہو

[illegible]

قصیدہ

[illegible]

الٰہی کون سے دن میری پوری تمنا ہو | بہ سامانِ طرب بلدہ مجھے کُش حب مہیا ہو

جنون شور و فغان عریان تنی طیبہ کا صحرا ہو

پرندہ ہو کے اوڑ جاؤن اگر مقدور ہو اپنا | شہودِ نورِ یزدانی سے دل مسرور ہو اپنا

تمنا ہی کہ اس دربار مین مذکور ہو اپنا | غبارِ دشتِ طیبہ سے بدن معمور ہو اپنا

یہی خاکستری جامہ ہمہ آزادون کا بانا ہو

تصرفِ دستِ احمد کا ہی عالم کے خزینہ مین | کھدا ہی نام احمد سب سعولون کے نگینہ مین

بھرا ہو عشقِ احمد سب فرشتون کے بھی سینہ مین | حقیقت کیا ہی گر تو ہند سے آیا مدینہ مین

جہان لشکر ملک کا عرش سے ہر روز آتا ہو

کرین گو بحث اسمین وہ جو ہین اس ذوق سے غافل | سبے ہین حلیۂ عشقِ موالات سے عطلقاً عاطل

مگر نزدیک عاشق کے یہ جھگڑا سب ہی لاطائل | یہ نکتہ واعظانہ کیون نہ لاحول کے قابل

دلِ عشاق جسکے سننے سے افسردہ ہوتا ہو

ذرا سوچو جنابِ احمدی کی شان و شوکت کو | کہ فرمائے خدا خود رحمتِ عالم ہی حضرت کو

مبارک ہو یہ مژدہ سب گنہگارانِ امت کو | یہ وسعت رحمۃ للعالمین کی ہی جو رحمت کو

کہون کیا شان صدیق و عمر کی عشق احمد مین
کہون کیا حال عثمان و علی کا ذکر مقصد مین

بلال باوفا دیکھو کہ معراج محمد مین
طفیل عشق سے کس درجہ اعلیٰ کو پہونچا ہو

۸۳

خدا و نبی خود شناسندش نمودند / تو لیسم چه از احترام مدینه

عجب جلوهٔ نور پاکش که باشد / تجمل صبح عالم ز شام مدینه

چه تو کز زمین است کز عرش هم شد / فزون عز و جاه مقام مدینه

زند پا بملک جهان غنی الحقیقت / بدل هر که باشد غلام مدینه

اثر کے کند نار دوزخ بر آنکس / که از عشق نوشیده جام مدینه

خدایا دل و دیده ام کن منور / بدیدار دیوار و بام مدینه

بعشقش مرا شاد کن در دو عالم / بحق امام و کرام مدینه

ایضاً

بیا سوئے من ای نسیم مدینه / که هستم محب صمیم مدینه

و ما غم پراگنده شد از فراقش / نباشد دوا جز شمیم مدینه

ندارم امیدی من مگر هان / بالطاف شاه کریم مدینه

زہے بارگاه فیوض الٰہی / چه گویم ز فیض عمیم مدینه

خداوند اقدس بخاکش قسم خورد / عجب شان پاک عظیم مدینه

ایضاً

مرا هم امید قوی هست در دل / ز لطف رسول رحیم مدینه

مرادات دارین وریافت هرکس | که شد قاصد از دیار مدینه
گذشته مرا مدتی بالکھے | که دارم بدل انتظار مدینه
بمن لطف فرمائیم تا سر خود | بر آن سده فیض بار مدینه
بحق مدینه مرا شاد گردان | بیک بوسه بر جدار مدینه

ایضاً

شد این دلِ شوریده طلبگار مدینه | یارب بنمایم در و دیوار مدینه
حالم شده چون بلبل و هستم قفس گشته | آزاد کنم صدقهٔ گلزار مدینه
حاشا که کنم یاد من از سوسن و شمشاد | در تذکرهٔ سبزه و اشجار مدینه
باشد چه سروکار مرا از گل و گلزار | دارم چو خیالِ رهِ پرخار مدینه
مثلش بزمین هیچ مکانیست کجا مع | نورِ نبوی هست با اطوار مدینه
باشد چه زمین عرش برین نیست مثالش | هم خلد خجل گشته ز انوار مدینه
از عرش بهر شام و سحر بهر زیارت | افواج ملائک شده حضّار مدینه
مشهور بصیرت شده آن واقعهٔ طوبه | هر اهلِ دل از تجلیهٔ اجحار مدینه

ایضًا در شبِ میلاد شریف

جہان سارا چراغان ہو گیا ہی کیا عجب شب ہی ‏— برنگِ صبح پرنور ضیا ہی کیا عجب شب ہی

ہوئیں ہیں چشمِ انجم عاشق خاک میں یاس شب ‏— یہ کسکی جو ہونیکا ماجرا ہی کیا عجب شب ہی

تجالت ہی عطارد مشتری مریخ و زہرہ کو ‏— قدم سے کس کے اب شرمادیا ہی کیا عجب شب ہی

زمین سے آسمان تک مچ رہی ہی دھوم دھام ایسی ‏— کہ کس شمس الضحیٰ کا پرتوا ہی کیا عجب شب ہی

یہ کسکی آمد آمد کی خبر ہی قصرِ کسریٰ میں ‏— کہ تزلزل رعب سے جسکے ہوا ہی کیا عجب شب ہی

یہ کس کا نورِ اقدس مثلِ بارانِ کرم آیا ‏— کہ ہر آتشکدہ جس سے بجھا ہی کیا عجب شب ہی

شیاطین بھگ گئے ہیں آسمان کے شہر سے غائب ‏— یہ کس کا تذکرہ تازہ ہوا ہی کیا عجب شب ہی

ندا دی سنکے ہاتف نے کہ یہ شب کچھ عجب شب ہی ‏— شبِ میلادِ محبوبِ خدا ہی کیا عجب شب ہی

ایضًا در میلاد شریف

بسکہ ہی نور فشان مجلسِ میلادِ نبیؐ ‏— کیون نہو رشکِ جنان مجلسِ میلادِ نبیؐ

اہلِ ایمان پہ عیان اوسکی فضیلت سب ہی ‏— ہی نہ محتاجِ بیان مجلسِ میلادِ نبیؐ

مہبطِ رحمتِ الطافِ خدائے اکبر ‏— ہی بلا ریب و گمان مجلسِ میلادِ نبیؐ

۸۴

تعالی اللہ عجب سرِ خفی ہی بر سر جلوہ	کلید کنزِ مخفی قدم کی آمد آمد ہی
کیونکر نام محرومی کا ہو معدوم عالم سے	محیطِ رحمت کانِ کرم کی آمد آمد ہی
تمنا اُمتی ہونے کی جسکے انبیا کو تھی	یہ اوس شاہنشہِ جلوہ اُمم کی آمد آمد ہی
توسل حضرتِ آدم نے جنکے نام سے پکڑا	یہ اوس عالی ہمم والاحشم کی آمد آمد ہی
بچے جنکے سبب سے نوح و ابراہیم آفت سے	یہ اب اوس دافعِ رنج والم کی آمد آمد ہی
جہانمین حضرت عیسی نے جسکی مژدہ گوئی کی	یہ اوس فخرِ عرب فخرِ عجم کی آمد آمد ہی
ہوئی جس سے کہ ظاہر عالمِ امکانکی آرایش	یہ اب اوس جملہ فیضِ اتم کی آمد آمد ہی
کفِ عالی سے جسکے چشمۂ الطاف جاری ہے	یہ اب اوس منبعِ جودِ اتم کی آمد آمد ہی
زمین سے آسمان تک ایک لحظہ مین جو پہنچا	یہ اوس عالی مکان والاہمم کی آمد آمد ہی
وزیرِ خاصِ یزدان بادشاہِ عالمِ امکان	دبیرِ دفترِ لوح و قلم کی آمد آمد ہی

ایضاً

ہوے روشن زمین و آسمان نورِ محمد سے	منور ہو گئے کون و مکان نورِ محمد سے
اثر ہر ذرہ ذرہ مین ہی اوس نورِ مقدس کا	ہوا ہی عالمِ کثرت عیان نورِ محمد سے

ردیف ب

۸۵

کسکے آمد کی ہی سبب دور وزمان شادان
کسکے آمد نے کیا غم کو جہان سے معدوم
غمزدہ آج جہانمین ہے جہان شادان

قصیدہ

قصیدہ

بزم ارکان چہر محفل میلاد ہے
رشک صحن باغ و منظر محفل میلاد ہے
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے ملائک کا مشام
کس تجلی سے معطر محفل میلاد ہے
ہے یہ محفل حافظ آفات دنیا بیگمان
دافع الآلام محشر محفل میلاد ہے

بزم میلاد رسول اللہ کیا پر نور ہے — ہر در و دیوار جسکے نور سے معمور ہے
قصر کسریٰ کا بیان مذکور کرتا ہے قصور — اور بیجا ذکر بزم قیصر و فغفور ہے
کیا اثر ہے واہ اس بزم جہان افروز کا — جسکو دیکھو وہ نشاط و عیش سے مسرور ہے
کیون نہ اب مسرور ہون اس بزم سے اہل جہان — رحمت عالم کا جب اس بزم مین مذکور ہے
جسنے جو کچھ دین و دنیا مین ملا ہے اونکا فیض — حبذا کیا ظل حقکا لطف ہے کیا نور ہے

قصیدہ

مبارکباد کی دھوم آج عالم نے مچادی ہے — مقرر مالک عالم کے یہان کچھ خاص شادی ہے
زمین وسعت مین اس شادی کی مجلس سے جو خالی تہی — یہ نو طبق [illegible] اوس سے بالا تر بنادی ہے
مکان و صحن امکان مین جو گنجائش نہ تہی اوسکی — فضا و لا مکان مین نور کی جاجم بچھادی ہے
نہین مایوس رحمت سے جو بندہ ہین محمد کے — دلیل اوس مدعا کی آیۂ قل یا عبادی ہے
کہے کیا اور لکھے کیا کوئی تعریف اوس تجلی کے — خدا نے آپنے قدرت اپنی بندون کو دکھادی ہے
کو د [illegible] تحسین دیکھیا باقی نہ رہ جاویگا — خدا کے حکم سے ارض و سما مین یہ منادی ہے
جہان پر آج شادی کا اعادہ کیون نہو کامل — خدا نے غمکی صورت نوع ہستی سے مٹادی ہے

خدا مانگ کیونکہ راہ حق کا اوسمین جھنڈا ہے [illegible]
نہ پہونچا ہے نہ پہونچیگا کوئی [illegible]
جو مالک نے توقیر و تعظیم اونکی دی ہے [illegible] مچادی ہے
خدا کی بعد محبوب خدا ہے [illegible] بالا تر
جہنم کی [illegible] ہوئی جنت منور جلوہ نور [illegible]
کل [illegible] شہنشاہی طرح بجادی ہے
پہر بلکہ [illegible] جو گلشن مین

[illegible] محفل میلاد ہے
[illegible] محفل میلاد ہے
[illegible] محفل میلاد ہے

قصیدہ

الہی [illegible]
[illegible]

حفظ میں رکھ مجھکو اور میرے ذوی الارحام کو
اور جتنی اہل ایمان ہیں رہیں محفوظ سب

ہند کی فتنوں سے دی سب اہل ہند کو نجات
ہے تیری الطاف کی امن و امان ملتی ہی کب

دمبدم لحظہ بلحظہ ہے جو آب آتی بلا
عفو کر سب خطا اور دے اٹھا اپنا غضب

سب مسلمانوں کی مقصد ہون جو اونکی حق میں نیک
خیر و برکت سے مہیا کر سبھی ای میرے رب

میرا مقصد بھی بر آوے اہل ایمان کے طفیل
فضل سے تیری میری ہونی نہیں ہے کچھ عجب

ہے تمنا دلکی کعبہ کا کرون یکدن طواف
سنگ اسود کو لگاؤن ہاتھ باشوق و طرب

ہوئے یارب بھی تیری محبوب کی مجھکو نصیب
آنکھ سے دیکھوں وہ روضہ پاک با عجز و ادب

خاتمہ کرنا میرا بالخیر اے میرے خدا
صدق دل سے کلمہ طیب ہو اور سدم ورد لب

قصیدہ

یا حبیب اللہ یا شاہ زمان خیر البشر
یا امام المرسلین یا من لہ سجد الشجر

آپکی خدمت میں ہے بس مناجات فقیر
انجب یا من لقد انطق اللہ الحجر

اپنی رحمت کی تصدق رحمۃ للعالمین
انظر عنایات تسوی بندہ عاجز نگر

آپکا کہلاکے یا شاہ عرب محبوب رب
کب تلک بیمار ہوں حیران و شتہ دربدر

۸۷

عفو ہو جاوے خطا اور دل کی حاصل ہو مراد
ایسے ہو مجہپر عنایت اے شہ والا نسب

خاتمہ بہی ہووے مین بالخیر اور میری اہل
اور جتنی کلمہ گو رہتے ہین اندر بحر و بر

ہو میسر مجکو وہ دن جسمین ہین آداب سے
اوس جگہ اپنا کرون معروض سب حال اتر

دست بستہ ہو کہ مین پڑہنے لگون دل سے درود
اور سکہاری دنیا و مافیہا سے ہو کر بیخبر

جلوۂ دیدار اقدس ہے مجہی ہووے نصیب
سامنے جسکے کہ رہتے ہین خجل شمس و قمر

یا رسول اللہ یہی عرض ہے از صدق دل
ہے تمنا آپسے پاؤن اجابت کا اثر

قصیدہ

باعث رحمت عالم ہے محمد کا وجود
ذرہ ذرہ مین ہے نور شہ عالم مشہود

تہی نہ کچہ ارض و فلک جن و ملک کے آثار
جبکہ موجود کیا حقنے وہ نور محمود

حضرت آدم کی جو پیشانی مین آیا وہ نور
سب فرشتہ ہوی تعظیم کو آکر موجود

ہین کہ ہر منکر تعظیم رسول الثقلین
کسلئے بہول گئے قصۂ شیطان حسود

جو کہ تعظیم بجا لاوے ملے اوسکو بہشت
اور منکر کو میسر ہو جہنم کا خلود

کشتی نوح بچی نور محمد کے طفیل
اوسکے باعث سے گلستان ہوے نار نمرود

ولا فضل عمر گر بر شمارے	بعمر خویش عشر بشش هم نیارے
سراج آتشش کفته بمیرم	منو شد از وجهر و برارے
مسخر کرد روم و شام و فارس	نمود ه در ره دین جان نثاری
نه تنها رعب او بر آدمے بود	که دیگر دیده شیطان زو فراری

قصیده

جنکا که وصف حضرت حق نے لکھا صریح	کیا ہو ہماری فکر سے اونکا ادا مدیح
سردار انبیاء وه شہ جملہ کائنات	امی غیب گو بزبان جنان فصیح
تب خود خدا نے رحمت عالم لکھا اونہیں	کیا بال ہے اگر نہ کہی منکر و قبیح
ہو رد شمس و شق قمر جنکی دست سے	تشبیہ اونکی رخ کے مہ و خور سے ہی قبیح
آب دہان پاک سے کان شکر ہوا	وہ چاہ جس کا آب تھا قبل نمک ملیح
مشتاق اونکے بات کے تھے حضرت کلیم	بیمار اونکے عشق کے خود حضرت مسیح
برکت سے اونکی باغ ہوئی آتش خلیل	جنت سے آیا اونکی سبب فدیہ ذبیح
اونکی سبب مدینہ کو یہ مرتبہ ملا	ہر ذرہ اسکا ہے مثل مہر صبیح

مخمس

طرب افزا ہے لطف حق سے اب تک صبا کا	نظر کس خوبرو کی پڑ گئی ہے آج عالم پر
جو ویرانہ خرابہ ہے وہ رشک باغ و منظر ہے	
زمین پر کس کا گلزار حق سے جلوہ فرمایا	طلب مین جسکے حیران جہان ہین بلبل شیدا
زمین کا نور جلوہ دیکھ کر ہے مہر شرماتا	ہوا ہے بزم فرشی مین گذر کس شمع عرشی کا
کہ انبوہ ملایک مثل پروانہ زمین پر ہے	
جہان سے آج نام عسرت و تنگی ہے ناپیدا	ہوا عیش و خوشی کا آسمان سے تا زمین چرچا
زمین پر کون شاہ سجدہ عالم آج ہے آیا	کرشمہ ہے یہ کس فیض کے وسیلہ آدمی کا
کہ عالم مین جو گنج کوہ ہے وہ گنج گوہر ہے	
سلاطین وہم بجو دہر مین کسکا یہ رعب جلالت ہے	ہوا شیطان نہان کسکا عیان نور ہدایت ہے
کھلا ہے کون سا گل جس سے خوش باغ رسالت ہے	یہ کس کان کرم کے آمد آمد مین کرامت ہے
کہ کوہستان مین ہر سنگ بھی یاقوت احمر ہے	
زمین پر آج ہر گیا ہے نہایت تازگی پائے	ہوی حالت نمایان تحتہا الانہار بحری کے
عیان صورت ہے اب فصل بہاری کے خرامی کی	یہ کس ابر بہاری کا ہے ہوا کہ جوش سرسبزی

قصیدہ

ایضاً مخمس

برات و قدر کے شب سے یہ شب زائد مکرم ہے ۔ ادہر ہے قلب لشکر اور ادہر جیش مقدم ہے

وسط میں یہ جو شب ہے ظاہر اسمین شان شاہی ہے

طفیل اس شب کے سب پر آج حق کا فضل بیحد ہے ۔ ہوا برکت سے اوسکے آج حاصل دل کا مقصد ہے

در و دیوار سے عیش و خوشی کی آمد آمد ہے ۔ یہ شب جان زمان قلب دہر اور روح معبد ہے

امان و دہر اوسے مفتخر سرمد مباہی ہے

ازل سے آج تک کیا کیا ہی جو ظہور اس شب خوارق نے ۔ بشارت دی ہے ہم طیر مغارب اور مشارق نے

نہ دیکھی مثل اسکے کوئی شب چشم خلائق نے ۔ عیاں ہے زیب آرائش سے اس شب کے کہ خالق نے

عطا کے اوسکو وہ زینت کہ جو کچھ اوسنے چاہی ہے

نہیں ہوتے بیاں ہرگز قلم سے مرتبے اسکے ۔ ملے اس شب کو الطاف خدا کچھ عجب رتبے

ہمیشہ جن و بشر میں اسکے زینت دیکہ کر تھے ۔ یہ خواہش شب کیا حق نے موافق اپنے خواہش کے

دیا ہی منتہائے زیب فرحو لا تناہی ہے

بساں بید کانپا عجب سے نوشیروان کا گھر ۔ گری تخت سلاطین و شیاطین عجب سے یکسر

ہوا خم سجدہ شکر خدا میں کعبہ اطہر ۔ ظہور اس شب میں آیات الٰہی کا ہوا کیونکر

قسمہ نکالا دست مبارک سے آپ نے	اقتدا اونکی یداللہ جسے ...

کیا دست رس ہے اور یہ کیا دستگاہ ہے

ہیں آپ شاہ خلق نہ تنہا شہ عرب	ظاہر ہوا ہی سب کا وجود آپکے سبب
خود اونکو حق نے عرش کے اوپر کیا طلب	ہو شق ماہ غرق فلک اوتسی کیا عجب

انجم حشم ہے اور فلک بارگاہ ہے

کیا ذات پاک اپکی دریای عفو ہے	رحمت کو اونکی حق سے تقاضا عفو ہے
مجھکو بھی چشم لطف تمنای عفو ہے	مولا جو جرم بخش میرا یار عفو ہے

کیا ڈر ہے گر غلام سراپا گناہ ہے

صلوا علی النبی دواماً وسلموا	لا ینفع الشفاعۃ فی الحشر غیرہ
شہرت دشان جسیے عظمی کے کو دیکھو	کیا عفو ہے کہ جسکے تجمل کے روبرو

... گناہ خلق کو اک برگ کاہ ہے

قصیدہ مخمس

جاری جہان میں لطف کا کیا جوی بار ہے	جس جا ہم ہے شاخ خشک وہ برگ و بار ہے

ہر شے پہ اوسکے حکم کا فرض انقیاد ہے	آتش ہے یا کہ آب ہے یا خاک ہے کہ باد ہے
طالب رضا کا اوسکی جو رب العباد ہے	وہ باغبانِ قدر کا نخل مراد ہے

اوس نخل کا تمام جہان شاخسار ہے

ہے فیض کا یہ کونسے بحرِ عطا کا غل	سب تازہ رو ہیں صورت گل جس سے وہ گل
سو رشک ہے چراغ نہ کیون گلرخوں کے گل	رنگینیٔ بہار ہے ہر خار رنگ گل

دامان دشت خار خشک لالہ زار ہے

دیکھو کہ رنگ عشق زمین پر کھلا ہے آج	تنہا شفق نہ جلوہ نما بر سما ہے آج
گشت زعفران رخ صحرا بنا ہے آج	ہر ذرہ غیرت زر خالص ہوا ہے آج

کیا زر نگار پیرہن روزگار ہے

ہے کسکے جشن کا یہ سرور اور ابتہاج	کسکے سبب زمین ہوئی روشن ہے چون زجاج
آیا ہے کون صاحب تخت و نگین و تاج	تخت زمین کا تخت مرصع بنا ہے آج

سقف آسمان ایک چتر زر نگار ہے

لطف نسیم حق ہے ہر اک غنچہ خندہ زن	کرتا ہے چاک شوق میں گل اپنا پیرہن

مظہر سر حق و محرم راز
انکہ صیت کمال رحمت او
رفت از ہند تا عراق و حجاز
نتوان کرد شمہ در حش
فکر صد سال گر کند پرواز

خستہ و پاشکستہ ام شاہا | کن لبوسم تو دست لطف فراز
از عنایات خود مکن محروم | کن بروئیم تو باب رحمت باز
دارم امید واثق از کرمت | [illegible]
لطف کن بر من اے شہنشہ ہند | آمدم بر درت ز راہ دراز
خواہم از حبیب خاص تو نظرے | دور کن شر حرص آفت آز
بکشا بر رخم حقیقت را | دور کن از دلم حجاب مجاز
ختم بالخیر کار من گردان | کہ بنام تو کردہ ام آغاز
نان مرانم تو بر در دونان | از نوال خودم مشرف ساز
جود تو عام بر انام بود | ذرہ ذرہ ہمین کند آواز
جُدْ عَلَيَّ وَلَا تُخَيِّبْنِي | كُلُّ مَنْ جَاءَ بَابَكَ قَدْ فَازْ

تمت

المنۃ للہ کہ مولود شریف منظوم معہ غزلیات وقصائد
فارسی واردو در نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حسب درخواست رفیق یاور الدولہ بہادر
بدارالطبع سرکار عالی طبع گردید
مرقوم ہفتم صفر
سنہ ۱۳۱۲